باسمہ تعالیٰ

فان البدعۃ تهدی الی المعصیۃ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

پس بدعت گناہ کی طرف لے جاتی ہے تمام بدعتیں گمراہیاں ہیں اور تمام گمراہیاں نار جہنم میں ہیں

چالیس

بدعات کا جنازہ اعلیٰ حضرت کے

کاندھوں پر

چالیس بدعتیں

بار پنجم

یہ کتاب تمام رسومات اور بدعات کو اعلیٰ حضرت
بریلوی ہی کی زبان سے ناجائز ثابت کرتی ہے

مؤلفہ

الحاج مولانا محمد مطیع الحق صاحب

ناشر: پاک اکیڈمی بک سیلرز دوکان ۲۲ جامع مسجد
باب الاسلام۔ آرام باغ۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین چالیس بدعتیں

باسمہٖ تعالیٰ

سببِ تالیف

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین وعلی
من تابعھم الی یوم الدین۔ امابعد :-

اس دورِ الحاد و بے دینی میں جہالت و نفسانیت کا بھوت تقریباً ہر شخص
کے سر پر سوار ہے، اور شرعی پابندی سے نجات و استخلاص کے طرح طرح کے بہانے
تلاش کرنا حیلے تراشنا ایک عام عادت ہو چکی ہے، منجملہ اور بہانوں کے دیوبندی
اور بریلوی کی آڑ زبردست آڑ ہے، اگر سنت کا عاشق، حنفیت کا دلدادہ دیوبندی
اتباع سنت کی طرف بلاتا ہے تو اس کو نہایت آسانی اور دلیری سے وہابی کہہ کر،
اور اُن کے مسئلہ کو وہابیت کا مسئلہ بتا کر اپنی جان چھڑا لی جاتی ہے۔ ہر چند کہ یہ
عیب بھی فی نفسہٖ بہت بڑا جرم ہے، اور بلا سوچے سمجھے اور بغیر دلیل و برہان کے
شرعی مسئلہ سے انکار اور اس کی تغلیط و تردید اثم کبیرہ و جرم عظیم ہے اور حدیث
میں ایسے شخص کے لئے عذابِ جہنم کی وعید ہے۔ لیکن آج ہم ایسے لوگوں پر حجت تمام
کئے دیتے ہیں اور بمصداق اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ: (آج ہم اُن کی زبانوں

پر سکوت و خاموشی کی مہریں لگا دیتے ہیں۔ اپنے جن بزرگوں کی آڑ لے کر بریلوی حضرات ان مسائل و احکام سے اپنی جان بچایا کرتے ہیں، آج انہیں کے فتوے انہیں دکھائے جاتے ہیں۔ اس مختصر کتاب میں بریلوی حضرات کے دو بزرگوں کے ارشادات درج ہیں

(۱) ان میں سے ایک ان کے سب سے بڑے بزرگ ہیں، جن کو یہ صاحبان اعلیٰ حضرت حضور پُر نور مجدد مائۂ حاضرہ، موید ملۃ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے ہیں:

اب ان شاء اللہ تعالیٰ کسی دیانت دار بریلوی کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے گی، کیونکہ یہی نہیں کہ مسائل صرف شرعی مسائل ہیں، بلکہ یہ بریلوی حضرات کے اعلیٰ حضرت کا وہ دین و مذہب ہے جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر عمل کرنا از حد ضروری ہے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف میں ارشاد ہے:۔

وصیت ۱۲: اور حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف صہ ۸ شائع کردہ انجمن حزب الاحناف لاہور)

(۲) اور دوسرے بزرگ وہ ہیں جنہوں نے سولہ حصوں میں بہار شریعت کتاب لکھی ہے اور جن کا اسم گرامی اس کتاب کے تمام حصوں پر یوں لکھا ہے:۔

"جناب مولانا مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی سُنی حنفی، قادری برکاتی، دامت برکاتہم۔

یہ بہارِ شریعت بھی تمام بریلوی حضرات میں نہایت مستند اور بڑی قابلِ اعتماد کتاب ہے، کیونکہ اس کے متعلق ان کے "اعلیٰ حضرت" نے زوردار الفاظ میں تائید و تصدیق فرمائی ہے :-

فقیر غفر لہ المولیٰ القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصہ چہارم تصنیف لطیف الحی فی اللہ ذی الجد د المجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلا مولانا ابو العلی المولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا۔

الحمد للہ مسائل صحیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی اردو میں صحیح مسئلے پائیں ... الخ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ص۱۷۳)

پس اس رسالہ میں اعلیٰ حضرت کا وہی دین و مذہب پیش کیا گیا ہے، جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے، یا اس کتاب سے مسائل پیش کئے گئے ہیں جو اعلیٰ حضرت کی مصدقہ اور نہایت پسندیدہ کتاب ہے۔

اب ہر ایک اس بریلوی کا فرض ہے کہ جس کے اندر ضد اور ہٹ دھرمی نہیں خودغرضی، نفسانیت، اور دنیا طلبی نہیں بلکہ ایمان و دیانت ہے کہ ان تمام مسائل پر خود بھی عمل کرے، اور دوسرے بریلوی حضرات کو بھی ان پر عمل کرنے کی دعوت دے، نیز جواب تک اپنی لاعلمی یا غلط تعلیم کی وجہ سے دیوبندی حضرات کی ضد میں آکر اعلیٰ حضرت کے دین و مذہب کے بہت مسئلوں کو وہابیت کے مسئلے اور حرام و ناجائز کہتے رہے، اب اس رسالہ میں ان کا ثبوت دیکھ کر گذشتہ

غلطیوں سے توبہ کریں اور آئندہ کے لئے محتاط رہیں کہ بے سوچے سمجھے اور بلا تحقیق محض سُنی سُنائی باتوں پر عمل نہ کیا کریں

دراصل "اعلیٰ حضرت بریلویؒ" کے دین و مذہب کی اشاعت تو بریلوی حضرات ہی کا کام تھا، لیکن وہ حضرات خدا جانے اپنی کن کن خاص مصلحتوں کی وجہ سے اس قسم کے ضروری مسائل بیان نہیں فرماتے۔

الحمدللہ یہ سعادت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس ناچیز کو عطا فرمائی۔

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"

اس رسالہ کی اشاعت سے میرا مقصد حاشا وکلا نہ کسی کی دل آزاری ہے اور نہ کسی کی توہین و تذلیل۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اہل سُنّت والجماعت کے عقائد و اعمال میں جو نقائص اور خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی طرح دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

دیوبندی اور بریلوی حضرات کے مختلف فیہا مسائل بجائے خود ہیں۔ جو مسائل اختلافی نہیں اور بعض خود غرض لوگوں کے اغوا، یا اپنی لاعلمی کی وجہ سے مسلمانوں نے انھیں اختلافی سمجھ رکھا ہے۔ ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے دو بڑے گروہ دیوبندی اور بریلوی ایک دوسرے سے قریب آسکیں۔ وما ذٰلك علی اللّٰه بعزیز

اللہ تبارک وتعالیٰ حقیر کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور مسلمانوں کو اس رسالہ سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ

احقر الانام

محمد مطیع الحق دیوبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایمان کی تعریف

سوال: ایمان کی کیا تعریف ہے۔ اور ایمان کامل کیسے ہوتا ہے؟

جواب: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جاننا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے، اور جو ان کا مقرؔ ہے اسے مسلمان جانیں گے، جب کہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ و رسول صلعم کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے (یعنی اس کی بات یا کام یا حالت سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر یقین نہ ہونا، یا ان بے ادبی نہ پائی جائے)۔

ؔ اقرار کرنے والا

اور جس کے دل میں اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو، (یعنی جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب محبتوں سے زیادہ ہو) اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں سے محبت رکھے اگرچہ دشمن ہوں۔ اور و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں و بدگوؤں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں، جو کچھ دے اللہ کے لئے دے جو کچھ روکے اللہ کے لئے روکے اس کا ایمان کامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ (احکام شریعت ص۳۵)"

مؤلف: اس جواب میں ایمانِ کامل کی چار علامتیں بتائی ہیں:

(۱) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت پر سچے دل سے یقین رکھنا اور کسی طرح سے انکار، تکذیب اور بے ادبی نہ کرنا۔

(۲)۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت سب کی محبت سے غالب رکھنا۔

(۳)۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کی محبت اور دشمنی کرنے والوں سے دشمنی رکھنا۔

(۴)۔ ہر کام رضامندیٔ خدا کے لئے کرنا۔

ایمان کی یہ بالکل صحیح تعریف ہے۔ حقیقۃً وہ سب سے بڑا کافر ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ، بے ادب، مکذب موہن (جھٹلانے والا اور توہین کرنے والا) ہو۔ یا ایسے بے ادبوں، گستاخوں سے محبت

و دوستی رکھنے والا ہو۔ باری تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (پ)

:(ترجمہ):-

"تو نہ پائے گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوں، اگرچہ وہ اُن کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا کنبہ قبیلے والے رشتہ دار ہوں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ، حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (متفق علیہ)

تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص (کامل) ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے (نزدیک) سب سے قریبی رشتہ دار اور عزیز (یعنی باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

لیکن محبت کرنے والا کون ہے، اور جھٹلانے والا منکر کون ہے؟ اس کا فیصلہ بھی اسی سرکار رحمت مدار آقائے نامدار محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن لیجئے۔ فرماتے ہیں:۔

(۱)۔ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (متفق علیہ) "جس نے میری سنت سے محبت کی پس اس نے یقیناً مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

(۲) - كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَأْبٰى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى (متفق علیہ)۔

(ترجمہ) میری ساری اُمّت جنّت میں داخل ہو جائے گی، سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا، عرض کیا گیا کہ انکار کون بدنصیب کرتا ہے۔ فرمایا کہ جس نے میری فرمانبرداری کی وسنّت پر عمل کیا جنّت میں داخل ہوا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی (یعنی رسم ورواج وبدعات کا پابند ہوا اس نے یقیناً) انکار کیا

پس اے سنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والو! حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کو توڑ کر رسم ورواج اور بدعات پر عمل کرنے والو! کان کھول کر سنو کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے ایسے لوگوں کے لئے کیا فتویٰ صادر ہو رہا ہے، کہ "میرے دوست وہ ہیں جو میری سنّت پر عمل کرنے والے ہیں"۔

اور سنّت کی مخالفت کرنے والے میرا انکار کرنے والے منکر ہیں۔ پس اے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچّا ماننے والو! حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو سچّا مانو! اور سچ مان کر تمام رسمیں چھوڑ دو، بدعات کے پھندے توڑ دو۔ اور پورے طور پر اتّباعِ سُنّت کر کے سُنّی بن جاؤ، ورنہ حسبِ ارشاد حالی تمہارا دعویٰ محبّت غلط، دعویٰ تصدیق غلط، اور ایمان کا دعویٰ غلط۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

پس معلوم ہوا کہ سب سے بڑا گستاخ، سب سے بڑا بے ادب اور سب سے بڑا مکذّب (جھٹلانے والا) سُنّت کا مخالف بدعتی ہے اور وہ شخص جو اپنے (ا) سُنّت کی پیروی کرے)

مال کو غیر اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے۔ کمزور و ناقص ایمان والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز نہیں

سوال: بزرگانِ دین سے مدد طلب (استمداد) کرنے کے متعلق سوال کیا جاتا ہے کہ جائز ہے یا نہیں، اور اولیاء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے اور مرادیں پوری کرنے کی قدرت ہے کہ نہیں؟

جواب: جائز ہے جب کہ انہیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرّہ نہیں ہل سکتا، اور اللہ عزّ وجل کے دیئے بغیر کوئی حبّہ (دانہ مراد حقیر ترین چیز) نہیں دے سکتا، ایک حرف نہیں سُن سکتا، پلک نہیں ہلا سکتا، اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔[1]

مؤلف: حقیقتہً ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ مخلوقات کے جملہ امور اللہ تبارک وتعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں، وہی سب کا حاجت روا اور مشکل کشا ہے، حکومت اُسی کی ہے، اور ساری کی ساری مخلوق اُسی کی محکوم ہے۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا حاجت روا جاننا شرک ہے، اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو اس سے بچائے آمین)

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اللہ تعالیٰ کے مقبول اور مقرّب ہیں، اس کے دربارِ رحمت میں ہمارا وسیلہ ہیں۔ اُن کا واسطہ دے کر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اگر چاہے تو ہماری مراد پوری فرماتا ہے۔ اِن مخلوق بندگانِ خدا کو خدا سمجھنا۔ خدا جیسی صفتوں والا جاننا خدا جیسی رحمتوں و بخششوں والا جاننا کو

[1] احکام شریعت ص۲

اُن سے مدد طلب کرنا حرام ہے۔

(۲) نیاز فاتحہ کا فرق مراتب سوال: نیاز اور فاتحہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: مسلمان کو دنیا سے جانے کے بعد جو ثواب قرآن مجید کا تنہا یا کھانے وغیرہ کا پہنچاتے ہیں عرف[1] عام میں اُسے فاتحہ کہتے ہیں، کیونکہ اس میں فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

اولیاء کرام کو جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اس کو تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔ (احکام شریعت ص۹۷)۔

مؤلف: حنفی بھائیو! دیکھو اس جواب سے صاف معلوم ہوگیا کہ مسلمان کے دنیا سے جانے کے بعد جو ایصال ثواب کرتے ہیں وہ فاتحہ ہے خواہ وہ عام مسلمانوں کے لئے ایصال ثواب ہو، یا بزرگان دین کے لئے، لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ عوام کے لئے جو ایصال ثواب ہوتا ہے اس کو فاتحہ کہتے ہیں اور بزرگوں کی فاتحہ کو از روئے تعظیم نذر و نیاز کہتے ہیں۔ حقیقتاً ہیں دونوں ایک ہی چیز۔ پس بزرگوں کی فاتحہ کا نام تعظیماً تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب دیکھئے کہ فاتحہ اور نذر و نیاز کے کھانے کے متعلق کیا ارشاد ہے:۔

(۳) نیاز فاتحہ کا کھانا دولت مند کو سوال: جو چیز خالصۃً لوجہ[2] اللہ دی جائے اس کا کھانا امیر و غنی کو کیسا ہے؟

جواب: صدقہ واجبہ وغیرہ جیسے زکوٰۃ و صدقہ، فطرہ غنی پر حرام ہے

---

[1] عام طور پر۔ عام لوگوں میں۔ [2] اللہ کی رضامندی کے لئے۔

اور صدقہ نافلہ جیسے حوض و سقایہ کا پانی، یا مسافرخانہ کا مکان غنی کو بھی جائز ہے۔ مگر میت کی طرف سے جو صدقہ ہو، غنی کو نہ دے نہ غنی لے۔
(احکام شریعت ص۸۸)

مؤلف: اس جواب سے معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے جو صدقہ نافلہ ہو وہ غنی کو دینا اور لینا جائز ہے۔ اور فاتحہ، نذر و نیاز دونوں وہ ہیں جو مسلمانوں کو دنیا سے جانے، یعنی فوت ہو جانے کے بعد ایصالِ ثواب کیا جائے، لہٰذا فاتحہ اور نذر و نیاز کا غنی و دولت مند کے لئے لینا بھی گناہ اور اور اس کو دینے والا بھی گنہگار ہوگا۔ اب اور وضاحت دیکھئے:-

(۴) مُردے کے نام کا کھانا غنی کو

سوال: مردے کے نام کا کھانا جو امیر و غریب کو کھلاتے ہیں، کس کو کھانا چاہیئے اور کس کو نہیں؟

جواب: مردے کا کھانا صرف فقراء کے ہے، عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں، یہ منع ہے۔ کما فی فتح القدیر و مجمع البرکات (احکام شریعت ص۸۹)

(۵) ـ ایصال ثواب کا کھانا غنی کو

مؤلف: مذکورہ بالا ارشادات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایصالِ ثواب خواہ عام مسلمانوں کی ارواح کے لئے ہو، یا بزرگانِ دین کی نیاز کے لئے ہو، دنیا سے جانے کے بعد کسی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے جو کھانا کھلایا جاتا ہے، وہ صرف فقراء کے لئے ہے۔ دولت مند مالدار کو لینا دینا ناجائز، اور اس کو عام دعوتوں کی طرح کھانا، کھلانا منع ہے۔

دیوبندی حضرات جو صحیح اہلِ سنّت والجماعت ہیں اور حلال و حرام میں بفضلہ تعالیٰ تمیز و امتیاز کرنے والے ہیں، ان میں سے بعض جو نیاز اور میّت

کا کھانا نہیں کھاتے، تو وہ اسی وجہ سے نہیں کھاتے کہ وہ غنی ہوتے ہیں، اور اُن کے اس کا کھانا حرام ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں غرباء و مساکین کا حق کھانے کی سخت مذمت آئی ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ حرام خور پر جنّت حرام ہے۔

لیکن بے حد تعجب ہے کہ جب ہم قرآن کریم پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ پر خود بریلوی حضرات کے مسلّمہ بزرگوں کے فتووٴں پر عمل کرتے ہیں، اور جس چیز کو اللہ جل وعلا اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کر دیا، نہیں کھاتے تو ہمیں بریلوی بھائی "وھابی" کہتے ہیں۔

بعض خود غرض کھاؤ ملّا، حرام و حلال کو ہڑپ کر جانے والے سیدھے سادے مسلمانوں کو بہکا دیا کرتے ہیں کہ غنی کے لئے وہ صدقہ ناجائز ہے جو عام مسلمانوں کی طرف سے دیا جائے اور جو اولیاء اللہ کی طرف سے دیا جائے وہ تبرک ہے، اور سب کے لئے جائز ہے، بلکہ اس کا کھانا ثواب ہے۔

یہ بھی بالکل غلط اور اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے ایک دھوکا ہے۔

دیکھئے ان بریلوی حضرات کے سب سے بڑے بزرگ جن کو یہ لوگ اعلیٰ حضرت، محبوبِ ملّت رضی اللہ عنہ[۱]

وصیت: فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء و امیر لوگوں کو کچھ نہ دیا جائے صرف فقراء کو دیں۔ (وصایا شریف ص۸ شائع کردہ ناظم انجمن حزب الاحناف لاہور)

پس اے میرے سُنّی بھائیو! شریعت کے مطابق ایصالِ ثواب کرو، عام مسلمانوں کی ارواح کو بھی ثواب پہنچاؤ، اور بزرگانِ دین کی ارواحِ مقدسہ کو بھی

۱؎ تمام علماء و اکابرین و اجماعِ امت اس پر متفق ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا استعمال اس مومن کے لئے مخصوص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تھا۔ مگر افسوس کہ اعلیٰ حضرت تو تیرھویں صدی ہجری کی پیداوار ہیں بغیر صحابی کے درجہ پر کیسے پہنچ گئے؟ ؎ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے۔

ضرور ضرور ہدیۂ ثواب کرو، اس سے تمہیں کوئی منع نہیں کرتا۔ لیکن خدا کے لئے جائز طریقہ پر کرو۔

دولت مند رشتہ داروں کو اور دوستوں کو کھلا کر نہ تو خود گنہگار ہو اور نہ انہیں حرام کھلاؤ، مولویوں اور مسجد کے اماموں میں جو غریب ہوں، اُن کو دو، اور جو غریب نہ ہوں۔ دولت مند اور غنی ہوں، اُنہیں حرام خوری کی عادت سے بچاؤ۔ انہیں ہرگز ہرگز نہ بلاؤ۔ دیکھئے! اس میں میرا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ کرو ثواب کی نیت سے۔ اور غیر مستحق کو کھلا کر الٹا عذاب نہ خریدو۔

(۶) میت والوں کے لئے دوسروں کی دعوت کرنا

سوال: اکثر بلاد ہند یعنی ہندوستان کے اکثر شہروں میں یہ رسم ہے کہ میت کے روز وفات سے اعزا و اقارب و احباب کی عورتیں اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں۔ اس اہتمام کے ساتھ جو شادی میں کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ دوسرے دن اکثر تیسرے دن واپس آتی ہیں، بعض تو چالیسویں تک بیٹھی رہتی ہیں۔ اس مدتِ اقامت[۱] میں عورتوں کے کھانے پینے اور پان چھالیوں کا اہتمام اہلِ میت کرتے ہیں۔ یہ شرعاً کیا جائز ہے یا کیا؟

جواب: سبحان اللہ یہ پوچھتا ہے "یا کیا" یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں، سخت و شنیع[۲] خرابیوں پر مشتمل ہے۔

پہلی خرابی: یہ دعوت خود ناجائز و بدعتِ شنیعہ اور قبیحہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بہ سند صحیح حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم گروہ صحابہ رضی اللہ عنہم اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور اُن کے یہاں کھانا تیار کرانے کو مُردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے

---

۱ پڑے رہنے کے دنوں میں۔ ۲ بڑی خرابی ۳ اس دعوت کو نوحہ کرنا اور ماتم کرنے کے برابر کہتے تھے

جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق ہیں۔

امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں کہ اہل میت کی طرف سے ضیافت تیار کرانا منع ہے، کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔

اسی طرح علامہ شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں فرمایا کہ اہل میت سے دعوت لینا جائز نہیں، کیونکہ دعوتیں خوشی میں ہوتی ہیں نہ کہ غمی میں، اور یہ بدعت قبیحہ[۱] ہے۔

فتاویٰ خلاصہ، فتاویٰ سراجیہ، فتاویٰ ظہیریہ، فتاویٰ تاتارخانیہ اور ظہیریہ سے خزانۃ المفتیین، کتاب الکراہیۃ اور تاتارخانیہ سے فتاوی ہندیہ میں بالفاظ متقاربہ یہ ہے کہ غمی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں، کیونکہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔ اور فتاویٰ امام قاضی خاں میں ہے۔ غمی میں ضیافت ممنوع ہے کہ یہ افسوس کے دن ہیں، تو خوشی میں ہوتا ہے۔ ان کے (یعنی افسوس کے دنوں کے) لائق نہیں۔ تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے۔ مصیبت کے لئے تین دن بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ امر ممنوع[۲] کا ارتکاب نہ کیا جائے جیسے مکلف فرش بچھائے، میت والوں کی طرف سے کھائے۔

امام بزازی وجیز میں فرماتے ہیں: میت کے پہلے یا تیسرے دن، یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کئے جاتے ہیں سب ممنوع ہیں۔

علامہ شامی درمختار میں فرماتے ہیں: معراج الدرایہ شرح ہدایہ نے اس مسئلہ میں بہت طویل کلام فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب ناموری اور دکھاوے کے کام ہیں۔ ان سے احتراز[۳] کیا جائے۔

۱؎ بڑی بدعت۔ ۲؎ کوئی ناجائز کام نہ کیا جائے ۳؎ بچنا چاہئے۔

جامع الرموز میں ہے. تین، یا کم تعزیت کرنے کے لئے مسجد میں بیٹھنا منع ہے۔ اور ان دنوں میں ضیافت بھی ممنوع ہے اور اس کا کھانا بھی منع ہے۔ جیسا کہ حیرۃ الفتاوی میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

فتاوی القروی میں ہے تین دن ضیافت اور اس کا کھانا ناجائز ہے کہ دعوت تو خوشی میں مشروع ہے۔ کشف الغطاء میں ہے۔ میت والوں کا تعزیت والوں کی دعوت کرنا اور ان کے لئے کھانا بالاتفاق روایات ناجائز ہے اور اسی میں ہے کہ جو تیسرے دن میت والوں کے یہاں کھانا پکانے اور دوستوں رشتہ داروں میں اس کے تقسیم کرنے کا جو دستور ہو گیا ہے ناجائز اور خلاف شرع ہے۔

نتیجہ از مؤلف: خلاصہ اس تمام بیان کا یہ نکلا کہ میت والے جو دوسروں کو کھانا کھلانے کے لئے پکاتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، جیسا کہ یہاں اور پنجاب میں تیجہ، دسویں، چالیسویں، اور چھ ماہی، سالانہ ختم پر ہوتا ہے یہ بدعتِ شنیعہ ہے، بدعتِ قبیحہ ہے، حرام ہے، ممنوع ہے، اس کا کھانا اور کھلانا دونوں بالکل ناجائز ہیں۔

دوسری خرابی: (۷)۔ وارثوں کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا

غالباً ورثہ[۱] میں کوئی یتیم یا اور کوئی بچہ نابالغ ہوتا ہے، یا بعض ورثا موجود نہیں ہوتے، نہ اُن سے اس کا اذن[۲] لیا جاتا ہے۔ جب تو یہ امر سخت حرام شدید کو متضمن ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ؕ (ترجمہ)

بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، بلاشبہ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور قریب ہے کہ جہنم کے گھراؤ میں جائیں گے۔

---

[۱] اکثر وارثوں میں [۲] اجازت

غیر مال میں تصرف کرنا (یعنی خرچ کرنا اور اپنا قبضہ جما لینا) خود نا جائز ہے۔
قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ: لَا تَاكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (آپس میں ناحق ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ) خصوصاً نابالغ کا مال ضائع کرنا جس کا اختیار نہ خود اسے ہے، نہ اس کے باپ کو، نہ اس کے وصی کو (جس کو وصیت کی گئی ہو) علی الخصوص ان میں اگر کوئی یتیم ہو تو آفت سخت تر ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین[1]
ہاں اگر محتاجوں کو دینے کو کھانا پکوائیں تو کوئی حرج نہیں، بلکہ خوب ہے۔ بشرطیکہ یہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرائے، یا ترکہ[2] سے کرے تو سب وارث موجود اور بالغ و نابالغ راضی ہوں۔

خلاصہ از مؤلف: مُردے کی میراث کے تمام وارثوں کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے خرچ کرنا حرام ہے۔ اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہے تو صرف بالغ وارثوں کی اجازت کافی نہ ہوگی اور اس نابالغ کا مال خرچ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ اس لئے جو رشتہ دار اس صورت میں مال خرچ کریں گے وہ سخت گنہگار ہوں گے، جو لوگ کھائیں گے حرام کھائیں گے اور جو لوگ کھلائیں گے وہ حرام کھلائیں گے۔

نوحہ کرنے والوں کو جمع کرنا اور کھلانا

تیسری خرابی: یہ عورتیں جو جمع ہوتی ہیں، افعال منکرہ، ناجائز کام کرتی ہیں، مثلاً چلا کر رونا پیٹنا، بناوٹ سے منہ ڈھانکنا وغیرہ ذالک اور یہ سب نیاحت ہے اور نیاحت حرام ہے۔ (یعنی رونا پیٹنا نوحہ کہلاتا ہے اور نوحہ شرعاً حرام ہے) ایسے مجمع کے لئے میّت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا

[1] اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے [2] مردے کا چھوڑا ہوا مال و اسباب۔

بھیجیں، کہ گناہ کی امداد ہوگی۔ قال اللہ تعالیٰ: "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورۃ المائدہ) (ترجمہ) گناہ اور اللہ کی نافرمانی سرکشی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو) نہ کہ اہل میّت کا اہتمامِ طعام کرنا کہ وہ دوسرے سے ناجائز ہے تو اس مجمع ناجائز کے لئے ناجائز تر ہوگیا، (یعنی رونے والی عورتوں کے لئے) میّت کے عزیزوں کو بھی کھانا بھیجنا ناجائز ہے۔ چہ جائیکہ میّت والے ان کو کھانا پکاکر کھلائیں، یہ تو اور بھی زیادہ گناہ ہوگیا، ایک تو میّت والوں کو دوسروں دعوتیں کرنا، ناجائز تھا اور پھر گناہ کرنے والوں کو کھلایا اور بھی زیادہ ناجائز ہوگیا۔

کشف الخطا میں ہے کہ اہل میّت کے لئے دوسرے دن کھانا پکانا اگر ان کے پاس نوحہ گر جمع ہوں تو ناجائز ہے، اس لئے کہ یہ گناہ پر امداد ہے۔

خلاصہ از مؤلف: نوحہ کرنا، چلّا چلّا کر رونا اور مردے کے اوصاف بیان کرکے زور زور سے رونا حرام ہے، یہ عادت عام طور پر عورتوں میں ہوتی ہے، اگر میت والے کھانے پکائیں گے اور ضیافتیں کریں گے تو لازماً رشتہ دار عورتیں بھی جمع ہوں گی اور نوحہ کریں گی، تو ان دعوت کرنے والوں کو ڈبل عذاب ہوگا، ایک ناجائز دعوت کرنے کا اور ایک حرام و ناجائز کرنے والوں کی امداد و اعانت کا، کیونکہ اگر یہ دعوت نہ کرتے تو عورتیں جمع نہ ہوئیں، اور نوحہ نہ کرتیں، اب اس کی دعوت کی وجہ سے جمع ہوئیں، نوحہ کیا، تو حقیقتاً اس گناہِ کبیرہ کا باعث یہ دعوت کرنے والے ہوئے اس لئے بھی میّت والے دعوت نہ کریں۔

(۹)۔ **اسراف و فضول خرچی** | **چوتھی خرابی:** اگر لوگوں کو اس رسم شنیع (بری رسم) کے باعث اپنی طاقت سے زیادہ تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ یہاں تک کہ میّت والے بیچارے اپنے غم کو بھول کر اس آفت میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ اس میلہ کا کھانا، پان، چھالیاں کہاں سے لائیں، اور بار بار ضرورت قرض لینے کی

پڑتی ہے، ایسا تکلف شرع کو کسی امر مُباح (جائز کام) کے لئے بھی زنہار (ہرگز)، پسند نہیں، نہ کہ ایک رسم ممنوع کے لئے (یعنی شریعت نے قرض لینے کی اجازت جائز کاموں کے لئے بھی نہیں دی)، میّت والوں کی طرف سے یہ دعوتیں کرنا تو خلافِ شرع ہیں۔ ان کے لئے قرض لینا تو اور بھی زیادہ گناہ کبیرہ ہے۔
پھر اس کے باعث جو دقتیں پڑتی ہیں، خود ظاہر ہیں، پھر اگر قرض سودی ملا تو حرام خالص ہوگیا، اور معاذ اللہ لعنت الٰہی سے بھی پورا حصّہ ملا، کہ بے ضرورت شرعیہ سود دینا بھی سود لینے کے مثل ہے اور باعثِ لعنت ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا ہے۔
غرض اس رسم کی شناعت (برائی) و ممانعت میں شک نہیں، اللہ عزّوجل مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ قطعاً ایسی رسوم شنیعہ جن سے اُن کے دین و دنیا کا ضرر ہے ترک کردیں، اور طعن بیہودہ کا لحاظ نہ کریں۔
(احکام شریعت ص۱۹۱ سے ص۱۹۴ تک)

خلاصہ از مؤلف:۔ اس رسم کی وجہ سے کہ میّت والے دوسروں کی دعوتیں اور ضیافتیں پکائیں، اکثر میّت والوں کو قرض لینا پڑتا ہے۔ قرض لینا اور پھر حرام رسم کے لئے فی نفسہٖ ناجائز اور اگر سودی قرض لینا پڑگیا تو اور بھی پوری پوری خدا کی لعنت پڑی، کیونکہ حدیث شریف میں جس طرح سود لینے والے کو ملعون فرمایا، اسی طرح بلاضرورت شرعی سود دینے والا بھی ملعون ہے۔ الغرض یہ دعوتیں کرنے کی رسم سراسر بری ہے اور اس کی ممانعت اور برائی میں مطلقاً کوئی شک نہیں۔ ایسا کرنے میں دین و دنیا کا نقصان ہے۔

میرے حنفی بھائیو! آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ یہ احکام سُن لئے ہیں۔ ہم دیوبندی حضرات کے عقیدت مندوں کو تو الحمد للہ اس قسم کی بیہودہ، اور

فضول رسموں سے ہمارے مولوی صاحبان نے پہلے ہی سے منع کیا ہوا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت میں یہ لغو اور ناجائز رسمیں نہیں ہیں۔ بریلوی حضرات کے معتقد جو ان رسوم کے پابند نہیں (وہ اب آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ ان کے بزرگ اس قبیح[1] رسم کے خلاف کس قدر سخت فتویٰ دے رہے ہیں، خدا کے لئے اپنے ہی بزرگوں کا کہنا مان لو اور شریعت کی پابندی کرو، شریعت کی مخالفت سے اپنا دین و دنیا خراب نہ کرو۔

رشتہ داروں کا بھی فرض ہے کہ اگر کوئی میت والا شریعت کی مخالفت کرے ان کو دعوت میں بلائے، تو یہ نہ جائیں اور حرام نہ کھائیں۔

اور اگر یہ نادان شریعت کی پرواہ نہیں کرتا، اسلام کو (خاکش بدہن) حقیر سمجھتا ہے، اپنی نفسانی خواہشات اور برادری کے رسم و رواج کو ترجیح دے کر بدترین گنہگار ہوتا ہے تو دوسرے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس گناہ میں اس کا ساتھ نہ دیں اور شریعت کی مخالفت میں اس کی امداد نہ کریں، اسلام پر عمل کریں اور اس کی یہ حرام و ناجائز دعوت نہ کھائیں۔

مولوی صاحبان! کیا آپ نے اپنے معتقدیوں و عقیدت مندوں کو کبھی یہ احکام سنائے ہیں؟ اور اگر سنائے ہیں اور وہ نہیں مانتے تو آپ نے کبھی اس قسم کی حرام دعوتوں کا بائیکاٹ کیا ہے۔ اور اگر نہیں کیا اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ نہیں کیا تو کیا یوم الحساب کی بازپرس[2] کا یقین دل میں نہیں رہا۔ خدائے قہار و جبار کی کچہری میں کیا جواب دو گے اور حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے کیا ان ترالوالوں اور مچرب[3] لقموں کی وجہ سے ایمان کو بدل دیا اور اسلام کو چھپالیا۔ اور کیا خدا کی رزاقیت کا یقین دلوں سے نکل چکا۔ کیا آپ نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اگر یہ حرام

---

[1] بری رسم۔ [2] قیامت کے دن کی پکڑ۔ [3] چکنے اور مرغن

دعوتیں بند ہوگئیں تو آپ بھوکے مرجائیں گے۔ نہیں نہیں واللہ خیر الرازقین
رازق حقیقی وہ ہے، سب کو وہی دیتا ہے۔ البتہ اپنے اپنے عقیدے
اور طلب کا فرق ہے، جو حلال مانگتا ہے اسے حلال دیتا ہے، اور حرام خور
کو حرام خوری ہی میں مزا آتا ہے۔

میری مخلصانہ عرضداشت سے ناراض نہ ہوں، بلکہ حقیقت حال کو
دیکھ کر اپنے اوپر بھی رحم فرمائیں اور غریب مسلمانوں پر بھی رحم کریں کہ ان
کو دین و دنیا کی تباہی اور بربادی سے بچائیں۔ من یھدی اللہ فلا
مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔

سوگ اور غم کے موقع پر رشتہ داروں اور عزیزوں کی دعوت کی
برائی اور ممانعت بریلوی حضرات کی نہایت مستند کتاب "بہار شریعت"
۱۶/۲ کے صفحہ ۲۴۴ پر بھی موجود ہے۔ جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

میت کے متعلق بعض مسائل

مسئلہ: میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ (بری) ہے۔

مسئلہ: جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمۂ طیبہ پڑھوایا ان کے لئے بھی کھانا
تیار کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ: تیجے وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے، اس میں یہ
لحاظ ضروری ہے کہ ورثاء (وارثوں میں) کوئی نابالغ نہ ہو، ورنہ سخت حرام ہے
یونہی اگر بعض ورثا موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے، جب کہ (ان) غیر
موجودین سے اجازت نہ لی ہو (یعنی بالغ وارث موجود ہوں اور ان سے خیرات

---

(۱) مرنے کے تیسرے دن فاتحہ دلانے کو تیجہ کہتے ہیں۔ پنجاب میں "قل" کہتے ہیں۔

کرنے کی اجازت نہ لی تب بھی میّت کے ترکہ میں سے خیرات کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ: تعزیت کے لئے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی و پیٹتی ہیں۔ انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے۔

مسئلہ: جو ایک بار تعزیت کر آیا، اسے دوبارہ تعزیت کے لئے جانا مکروہ ہے۔

(یہ مسائل احکام شریعت حصہ چہارم ص۱۶۴ و ص۱۶۵ سے لئے گئے ہیں)

(۱۰) تلاوت قرآن پر اُجرت **سوال**: بعض لوگ بعد دفن کر دینے میّت کے حافظ قرآن کو اس کی قبر پر واسطے تلاوت سوم تک، یا کچھ کم و بیش بٹھاتے ہیں۔ اور وہ حافظ اپنی اُجرت لیتے ہیں۔ اس طرح کی اُجرت دے کر قبروں پر قرآن پاک پڑھوانا چاہیئے یا نہیں؟

جواب ۱: قرآن مجید پڑھنے پر اجرت لینا یا دینا دونوں حرام ہے اور حرام پر استحقاق عذاب ہے، نہ کہ ثواب پہنچنے کا (یعنی قرآن مجید کی تلاوت پر اُجرت لینا یا دینا دونوں حرام ہیں اور حرام کام کرنے سے عذاب ہوتا ہے نہ کہ ثواب۔ لہٰذا اس طرح قرآن مجید پڑھوانے سے بجائے ثواب کے اُلٹا عذاب ہوگا) احکام شریعت ص۶۳

جواب ۲: ریا کی طرح اجرت لے کر قرآن مجید کی تلاوت بھی ہے۔ کسی میّت کے لئے بغرض ایصال ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں۔ بلکہ تلاوت سے مقصود وہ پیسے ہیں کہ وہ نہیں ملتے تو وہ پڑھتا بھی نہیں۔ اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں، پھر میت کے لئے ایصال ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہیں ملا تو پہنچے گا کیا۔

اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب نہ میّت کو۔ بلکہ اُجرت دینے والا دونوں گنہگار ہیں (درّ المختار) بہار شریعت ح۱۲ ص۲۳۹۔

(۱۱) تلاوت قرآن پر مٹھائی مسئلہ: بعض دفعہ پڑھنے والوں کو پیسے نہیں دیئے جاتے مگر قرآن مجید ختم کرنے کے بعد میٹھا (پنجاب میں پھل پھلاری) تقسیم ہوتی ہے، اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے، تو یہ بھی ایک قسم کی اُجرت ہی ہے، کہ جب ایک چیز مشہور ہوجاتی ہے (یعنی جب کسی چیز کی رسم پڑ جاتی ہے) تو اُسے بھی مشروط ہی کا حکم دیا جاتا ہے، اس لئے اس کا بھی وہی حکم ہوا، جو مذکور ہوچکا، یعنی جس طرح اُجرت نقد کی صورت میں لینا و دینا حرام ہے، اسی طرح میٹھائی بھی لینا و دینا حرام ہے) اگرچہ قرآن شریف پڑھنے سے پہلے مقرر نہ کیا جاوے، لیکن جس چیز کی رسم پڑ جاتی ہے، اس کے متعلق یقین ہوتا ہے کہ ضرور ملے گی، اس لئے یہ مٹھائی بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت ح۱۶ ص۲۹)

(۱۲) میلاد خواں اور واعظ کو ڈبل حصہ میلاد خواں اور واعظ بھی ڈبل حصہ لیتے ہیں جب کہ وعظ میں میٹھائی تقسیم ہوتی ہے، جس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا بھی لیتے ہیں، اگر وہی حصہ وہ بھی لیتے جو عام طور پر تقسیم ہو تو بہت خوب ہوتا کہ ذرا سی میٹھائی کے بدلے اجرِ عظیم ضائع ہونے کا شبہ (بلکہ یقین) نہ ہوتا۔

(۱۳) اور اُن کی دعوت بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ اُن کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں، کہ ان کو ایسی حیثیت (سبب) سے کھانا کھلایا جاتا ہے کہ پڑھیں گے یا (مولوی) بیان کریں گے یہ مخصوص دعوت بھی اسی اُجرت کی حد میں آتی ہے، ہاں اگر اور لوگوں کی بھی دعوت ہو تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وعظ تقریر کا معاوضہ ہے، اس قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں۔

یہ مختصر بیان دیندار متبع شریعت کے لئے کافی و وافی ہے۔
(بہار شریعت حصہ ۱۲ صفحہ ۱۴۰)

مؤلف : اور لوگوں کی دعوت کے ساتھ واعظ کی دعوت کو اجرت میں نہیں گنایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ صورت اس وقت اجرت سے خارج ہو سکتی ہے جب کہ وعظ کرنے والے کا کوئی تعلق ان دعوت کرنے والوں سے ہو، اور یہ لوگ مولوی صاحب کو اس سے پہلے بھی اپنی شادی بیاہ وغیرہ کے موقعوں پر، یا جب بھی کسی رشتہ داروں، دوستوں کی دعوت کرتے ہوں تو ان کو بلاتے ہوں۔ اگر یہ بات نہیں اور صرف وعظ کے دن ہی مولوی صاحب کی دعوت کی گئی ہے تو بالکل ظاہر ہے، کہ یہ وعظ کی اجرت ہے اور حرام ہے، اگرچہ اور لوگ بھی اس روز مدعو ہوں۔

خلاصہ احکام :۔ ان تمام احکام کا خلاصہ حسب ذیل :۔

(۱)۔ میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسے لے کر اور دے کر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھانا حرام ہے، اس سے ثواب کوئی نہیں ہوتا بلکہ الٹا عذاب ہوتا ہے

(۲)۔ پیسے وغیرہ اگر نہ دیئے جائیں اور صرف مٹھائی اور پھل پھلاری وغیرہ پڑھنے والوں کو تقسیم کی جائے تو یہ بھی لینا و دینا حرام ہے۔ اس طرح بھی میت کو کوئی ثواب نہ ملے گا۔

(۳)۔ اجرت پر میلاد شریف پڑھانا اور وعظ کرانا بھی حرام ہے۔ حتیٰ کہ اور لوگوں کی دعوت کرنا، یا عام حصے سے زیادہ مٹھائی وغیرہ کا حصہ دینا بھی ناجائز ہے۔

ان احکام کی روشنی میں مسلمانوں کے فرائض

(۱) کسی وقت اور کسی موقع پر بھی اجرت پر قرآن عزیز پڑھوا کر گنہگار نہ ہوں، بلکہ جب کبھی ایصالِ ثواب کی ضرورت ہو تو جس قدر ہو سکے خود پڑھیں دوست احباب اور رشتہ داروں میں سے جو خود نیک نیتی سے پڑھنا چاہیں، ان سے پڑھوا لیں۔

(۲) ۔خود غرض اور دین فروش میلاد خوانوں اور واعظوں سے نہ میلاد پڑھوائیں اور وعظ کرائیں۔ کیونکہ اس طرح ثواب تو ہوتا نہیں ہے۔ الٹا عذاب ہے، کہ قرآن عزیز کو چند ٹکڑوں میں خریدنے کی کوشش کی جائے اور جو قرآن بیچتے پھرتے ہیں ان کو تو میں کیا لکھوں۔ یہ گناہ بھی اجرت پر وعظ کرانے والوں کے ذمہ ہے، کیونکہ اگر یہ لوگ ایسے وعظوں سے وعظ نہ کرائیں تو ان کو یہ گناہ کرنے کا موقع نہ ملے اور قرآنِ کریم کی توہین کا گناہ نہ کر سکیں۔

مولوی صاحبان! فرمایئے اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت کی مصدقہ "بہارِ شریعت" کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ جو اجرت نقد لینا، مٹھائی لینا حتیٰ کہ دعوت تک کو ناجائز قرار دے رہے ہیں۔ ہے کوئی دیانت دار مولوی، اور اسلام پرور وعظ جو ان مسائل پر عمل کرے اور اسلام اور مسلمانوں پر رحم کرے۔ مگر بہت دشوار ہے حلال کی روزی کا کھانا بہت مشکل ہے۔

(۱۴) اسقاط و حیلہ

سوال: اسقاط و حیلہ کی حالت میں چند سیر گندم اور قرآن عزیز دیا جاتا ہے۔ اس میں کل گناہوں کا کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں

جواب: جتنا ہدیہ قرآن عزیز کا بازار میں ہے اتنے کا کفارہ ادا ہو جائے گا
(احکام شریعت ص۱۴۵)

مؤلف: تمام ہندوستان کے بعض علاقوں میں بالعموم اور پنجاب میں اکثر خصوصاً
میں یہ ایک بے ہودہ رسم ہے کہ جنازہ کے ساتھ قبرستان میں قرآن شریف لے
جاتے ہیں اور بہت سے ملّا تو حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اور قرآن عزیز کو آپس
میں پھراتے ہیں اور کچھ مخصوص الفاظ کہتے ہیں۔ محلہ کا امام یہ قرآن مجید، اور
اہل میّت کچھ روپے لیتا ہے اور اس رسم بد سے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ صرف
اس عمل سے میّت کے صغیرہ و کبیرہ، ظاہری و باطنی، دانستہ یا نادانستہ تمام
گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اور شرعی قباحتوں کے اس رسم میں یہ کھلا
جھوٹ اور شریعت کے ذمہ بہت بڑا بہتان ہے کہ اس رسم سے سارے
گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک طریقہ ہے جو غریب ملّاؤں نے اپنا پیٹ پالنے کے لئے عوام کی جہالت
سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، جاری کر رکھا ہے۔ مسلمان ان صاحبان کی اور طریقوں
سے خدمت کر دیا کریں، تاکہ ان حضرات کو ایسے ایسے ذریعے تلاش کرنے نہ پڑیں۔

(۱۵) عورتوں کا قبرستان میں جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین
اس مسئلہ میں کہ بزرگوں کے مزار پر عرس میں یا اس کے علاوہ عورتیں جاتی
ہیں۔ پاکی یا ناپاکی حالت میں بھلائی طلب کرنے اور حاجت برآوری کے لئے
یہاں بیٹھتی ہیں، تو اس طرح قبرستان میں یا مزاروں پر ان کا جانا یا ٹھہرنا جائز
ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں کو مزار اولیاء و مقابر عوام (عام قبروں) دونوں پر جانے کی ممانعت ہے

(۱۶) طواف وسجدۂ قبور سوال: بوسہ دینا قبر اولیاء کرام کو اور طواف کرنا گرد قبر کے اور سجدہ کرنا تعظیماً از روئے شرع شریف مذہب حنفیہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بلا شبہ غیر کعبہ معظمہ (کعبہ شریف) کے علاوہ کسی مقام کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسۂ قبر میں علماء کا اختلاف ہے اور احوط (زیادہ احتیاط کی بات) یہ ہے کہ منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیاء کرام پر کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہو، یہی ادب ہے۔ پھر تقبیل (چومنا بوسہ دینا) کیونکر متصوّر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ علماء نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات مقدّسہ پر جاکر چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہونا ادب ہے، تو پھر بوسہ کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اور بوسہ دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ کیونکہ چومنے کے لئے قریب جانا پڑے گا اور یہ بے ادبی ہو جائے گی۔

(۱۷) سجدۂ تعظیمی سجدۂ تحیت یعنی ملاقات کے وقت بطور تعظیم کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر بقصد عبادت ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہوا، کیونکہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۹)

(۱۸) ملاقات کے وقت جھکنا ملاقات کے وقت جھکنا منع ہے

(بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۹)

(۱۹) رافضیوں کی مجلس میں جانا اور اُن کی نیاز سوال: رافضیوں کی مجلس میں مسلمانوں کا جانا، اور مرثیہ سُننا، اُن کی نیاز کی چیز لینا، خصوصاً آٹھویں محرم کو جبکہ اُن کے یہاں حاضری ہوتی ہے، کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رافضیوں کی مجلس میں جانا، مرثیہ سننا حرام ہے، نیاز کی چیز نہ لیجائے اُن کی نیاز نیاز نہیں، اور غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے۔ (احکام شریعت ص۱۷۱)

(۲۰) محرم کے لباس پہننا اور فاتحہ کرنا سوال: محرم میں بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور سیاہ رنگ کے کپڑوں کی بابت کیا حکم ہے؟

جواب: محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے (پہننا) علامت سوگ ہے اور سوگ کرنا حرام ہے، خصوصاً سیاہ کہ شعار رافضیان لطام (ملامت کردہ شیعوں کا طریقہ) ہے۔ (احکام شریعت ص۱۷۱)

ایضاً از بہار شریعت: جس کے یہاں میت ہوئی ہو، اسے اظہار غم میں سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے۔ سیاہ بلے لگانا بھی ناجائز ہے کہ اولاً تو وہ سوگ کی صورت ہے، دوم یہ کہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔

ایام محرم میں یعنی پہلی محرم سے بارھویں محرم تک یہ رنگ نہ پہنے جائیں، سیاہ، کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کہ یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶، ص۵۲)

(۲۱) محرم کی بدعات اور فاتحہ سوال: (۱) بعض اہل سنت والجماعت عشرہ محرم میں نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں۔ کہتے ہیں: بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔

(۲)۔ ان دس دنوں میں کپڑے نہ اتارتے ہیں نہ بدلتے۔

(۳)۔ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔

(۴)۔ ان ایام میں سوائے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کسی کی نیاز و فاتحہ نہیں دلاتے، یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: پہلی تینوں باتیں (روٹی نہ پکانا، کپڑے نہ بدلنا، محرم کے مہینے میں شادی نہ کرنا) سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ اور چوتھی بات محرم کے مہینے میں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ہی کی فاتحہ دلانا جہالت ہے، ہر مہینے میں ہر تاریخ کو ہر ولی کی نیاز۔ اور ہر مسلمان کی نیاز ہو سکتی ہے۔

(احکام شریعت ص۱)

حضرات: دیکھئے محرم کے مہینے کو خاص امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فاتحہ کے لئے مخصوص کرنے کو آپ کے اعلیٰ حضرت جہالت فرمارہے ہیں اور صاف طور پر کہہ رہے ہیں کہ ہر مہینے کی ہر تاریخ کو ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔

مسلمانو! اس بالکل صریح اور واضح حکم کے برعکس گیارہ تاریخ کو اور عام مسلمانوں کی فاتحہ کے لئے تیسرے، دسویں اور چالیسویں دن کو ضروری سمجھنا، اور اس کی پابندی پر زور دینا" جہالت" نہیں تو اور کیا ہے؟ کیونکہ نیاز فاتحہ کے لئے کوئی دن مقرر نہیں، ہر وقت، ہر روز اور ہر مہینے میں ہو سکتی ہے اس لئے تم بھی ان بدعات اور فضول پابندیوں کو چھوڑ دو، کیونکہ اس قسم کی پابندیاں بہر حال" جہالت" ہیں، اور جو سنت کا پابند ہو کر فاتحہ تو دلادے، مگر یہ" جہالت" نہ کرے یعنی دن اور مہینہ مقرر نہ کرے اس کو برا نہ کہو، کیونکہ اور بھی زیادہ جہالت ہوگی۔

(۲۲) **طبلہ، سارنگی، ہارمونیم سننا سنانا** سوال: (ملخص) آپ سے رخصت ہو کر بعد نماز مغرب مجھے ایک دوست ایک جگہ عرس میں لے گئے۔ وہاں بہت سے لوگ جمع تھے اور قوالی اس طریقہ پر ہو رہی تھی کہ ایک ڈھول اور دو سارنگی بج رہی تھیں اور پیر دستگیر کی شان میں اشعار پڑھے جا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت کے اشعار اور اولیاء اللہ کی شان میں اشعار گا رہے ہیں، اور ڈھول، سارنگیاں بج رہی ہیں، یہ باجے شریعت میں قطعاً حرام ہیں۔ کیا اس فعل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ خوش ہوتے ہوں گے اور یہ حاضرین جلسہ گنہگار ہوئے یا نہیں، اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو کس طرح؟

جواب: ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہگار ہیں، اور ان سب کا گناہ ایسے عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے، اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے، یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو، نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ، وجہ یہ ہے کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، اور ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے سُنایا۔ اگر وہ (عرس کرنے والا) سامان نہ کرتا تو (قوال) ڈھول و سارنگی کبھی نہ سُناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے۔ اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا، نہ بلاتا تو یہ کیوں کر آتے اور اپنے ساز بجاتے! لہٰذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا، اور باجوں کے حرام ہونے پر بہت سی احادیث وارد ہیں (احکام شریعت ص۲۵، ص۲۶)

گرامفون اور ریڈیو بجانے والو اور عرس میں جانے والو! بیاہ شادی میں طرح طرح کے باجے منگانے والو! یہ احکام سنو! اور خدا سے ڈرو، اپنی عاقبت

ملہ مطلب یہ ہے کہ قوالوں کا گناہ بھی عرس کرنے والوں کے ذمہ رہے۔ مگر قوالوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی

سنوارو، اور گناہوں کے پہاڑ سر پر نہ چڑھاؤ، تھوڑی دیر کی دل لگی اور کھیل کے لئے ہمیشہ کی مصیبت اپنے سر پر نہ لو یہ سب باجے گاجے حرام ہیں، ان کا سننا حرام، سنانے والے پر سب سننے والے کے برابر گناہ (العیاذ باللہ)
اب تو مانو! یہ سب تمہارے اعلیٰ حضرت کا فرمایا ہوا ہے، کیا اُن کو بھی تم دیوبندی وہابی کہدو گے۔

(۲۳) **بیاہ شادی کی مروجہ رسمیں** سوال: بیاہ شادی میں آتش بازی اور گانے بجانے اور باجوں وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:۔

جواب: آتش بازی جس طرح شادیوں وغیرہ اور شب برات میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا حرام ہے کہ اس میں تضییع مال (مال کی بربادی) قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح یہ گاجے باجے کہ ان بلاد (شہروں) میں معمول و رائج ہیں، بلاشبہ ممنوع اور ناجائز ہیں خصوصاً وہ ناپاک اور ملعون رسمیں کہ بہت سے جہّال بے تمیز (احمق، جاہل اور گدھوں) نے شیاطین ہنود۔ ملاعین یہود (شیاطین ملعون ہندؤں و یہودیوں) سے سیکھی ہیں۔ یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا اور مجلس کے حاضرین و حاضرات کو لچھے دار بُری بُری گالیاں سُنانا، سمندھیانہ (جس کو پنجابی میں کُڑم کہتے ہیں) کی عفیف اور پاکدامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا اور کرانا، خصوصاً اس ملعون و بے حیا رسم کا مجمع زنان (عورتوں کی مجلس) میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا اور قہقہے لگانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو سب کچھ سُنانا، بد لحاظیاں سکھانا، بے حیا، بے غیرت خبیث مردوں کا اس شہدہ پن لُچپن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک آدھ بار جھڑک

دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ وہ شنیع (بُری) گندی، اور مردود رسم ہے۔ جس پر صد ہا لعنتیں اللہ عزّوجل کی پڑتی ہیں، اس کے کرنے والے، اس پر راضی ہوتے والے اپنے یہاں اس کا کافی انسداد (بندش) نہ کرنے والے سب فاسق، فاجر، مرتکبِ کبائر، مستحق غضب جبار و عذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک تعالیٰ۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں، اگر نا دانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت بھی اس قسم کی باتیں شروع ہوں، یا ان لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مردوں وعورتوں پر لازم ہے کہ فوراً ہی وہاں سے اُٹھ جائیں اور اپنی بیوی، بیٹی، ماں اور بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سُنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہوں گے اور غضب الٰہی کے مستحق ہوں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ زنہار (ہرگز ہرگز نہیں) اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی، بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت و مروت روا نہ رکھیں۔

لَاطَاعَۃَ لِاَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰے (کیونکہ جس کام میں اللہ تعالےٰ کی نافرمانی ہوتی ہے اس میں کسی کا کہنا نہیں ماننا چاہیئے۔

ہاں شرع مطہرہ نے شادی میں بغرض اعلانِ نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود شرع سے تجاوز اور لہو و لعب مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حد تک نہ پہنچے، ولہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعدِ موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ تال، سر کی رعایت ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں۔

(ھادی النّاس فی رسوم الاعراس مؤلفہ اعلیٰحضرت مجدد بریلوی)

ایضاً از بہار شریعت: ۔ (بیاہ شادی کی ناجائز وحرام رسموں میں لکھتے ہیں)

نیز اس ضمن میں رت جگا بھی ہے کہ عورتیں رات بھر گاتی ہیں، اور گلگلے پکتے ہیں۔ صبح مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے، اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لیجا سکتے ہیں۔ عورتوں کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اگر اس رسم کی ادائیگی کے لئے عورت ہی کا ہونا ضروری ہے تو پھر اس جمگھٹے کی کیا ضرورت، پھر جوان کنواری لڑکیوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے، پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس رسم کے لئے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اور اس شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں، ہاتھ میں ایک چومکھ چومکھیا چراغ ہوتا ہے، یہ سب ناجائز ہے، جب صبح ہو گئی چراغ کی کیا ضرورت، اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا، اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے اور فضول خرچی حرام ہے۔

دولہا کو مہندی لگانا حرام ہے، یونہی کنگنا باندھنا ناجائز ہے، دولہا کو ریشمی کپڑے پہننا حرام ہے۔ یونہی مغرق (زر دوزی) جوتے بھی ناجائز ہیں۔ ناچ باجے، آتشبازی حرام ہیں۔ کون ان کی حرمت سے واقف نہیں۔ مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات (حرام کام) نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ، اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا ہے، تیسرے تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعے کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔

مؤلف: برادران اسلام! بیاہ شادی کی حرام و ناجائز، قبیح اور بری رسموں، عورتوں کے فحش گیتوں اور بے حیائی کی باتوں، ڈھولکیاں وغیرہ بجانے

براتیں سجانے، آتشبازیاں جلانے اور دیگر مشرکانہ رسمیں کرنے کے متعلق سخت ترین احکامات سُن چکے، یہ احکام دینے والے بھی وہ ہیں جن کو آج حنفیت کا دعوی کرنے والے اپنا مقتدی و پیشوا مانتے ہیں، اور جن کے ہر فتوے پر بے چون و چرا عمل کرنے کو دین کی سب سے بڑی سمجھتے ہیں۔

حضرات! اگر کوئی دیوبندی بزرگ ان لغویات سے منع کرے تو انھیں آپ ہی میں سے بعض لوگ "وہابی" کہہ دیتے ہیں۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ ان حرام اور شدید حرام باتوں سے اپنے آپ کو بچا کر سُنت پر عمل کرے تو اس کی برات کو وہابیوں کی برات، درمیت کا جنازہ کہا جاتا ہے۔

اب بریلوی عقیدہ والے دوست سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے مسلمہ بزرگ ان رسوم قبیحہ کے متعلق کیسے شدید الفاظ میں اظہارِ نفرت و لعنت کر رہے ہیں۔ کیا ان پر بھی یہی فتوی لگاؤ گے، اگر نہیں لگاؤ گے تو پھر یہ رسوم چھوڑ دو اور خود کو حضور سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کریمہ کا پابند بناؤ اور اگر نہ دیوبندی کی بات مانو اور نہ بریلوی کی تو بتاؤ پھر کس کو مانو گے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ م بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿ (اس کے بعد پھر کس بات کو مانو گے اور کون سے مذہب پر عمل کرو گے)﴾

مولوی صاحبان سے گذارش:۔ میں اپنے مکرم و محترم مولوی صاحبان سے بھی مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے متبعین سے یہ شرکیہ اور حرام رسمیں کیوں نہیں چھڑاتے اور اگر وہ نہ چھوڑیں تو ان ظالموں اور سرکشوں سے قطع تعلق کیوں نہیں کرتے، دیوبندیوں کا بھی فتوی ہے اور بریلوی بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسی مجلس میں شمولیت حرام ہے، پھر آپ کیوں شامل ہوتے ہیں کیا چند روپوں کے لئے جو آپ کو شادی و نکاح سے ملیں گے، ایمان کو ضائع کرنا اور شریعت کی مخالفت کرنا کیا

درست ہے؟

کیا قرآنِ عزیز کی یہ آیت اور اس قسم کی سینکڑوں آیات کبھی نظر سے نہیں گذریں؟ اور اگر گذری ہیں اور یقیناً گذری ہیں تو پھر ان پر عمل کیوں نہیں کیا گیا

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (۲: ۸۶)

رب کریم فرماتا ہے، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کی زندگی دے کر دنیا کی زندگی خریدلی۔ پس ان سے عذاب کم نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی اُن کی مدد کرے گا۔

(۲۴) گانے بجانے کی دعوت میں جانا: دعوت ولیمہ (کو قبول کرنا چاہیئے) یہ حکم اس وقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصود ادائے سنّت ہو۔

اور اگر تفاخر ہو یا یہ کہ میری واہ واہ ہوگی، جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے، تو ایسی دعوت میں شریک ہونا بہتر ہے۔ خصوصاً اہلِ علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیئے۔

مسئلہ (دعوت ولیمہ میں جانا اس وقت سنّت ہے، جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، لہو ولعب نہیں ہے، اور اگر معلوم ہے کہ یہ خرافات وہاں ہیں تو نہ جائے۔

جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس آجائے۔

اور اگر مکان کے دوسرے حصے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے، اور کھانا بھی کھا سکتا ہے۔ پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے، اور اگر اس کی قدرت اُسے نہ ہو تو صبر

کرے، یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو اور اگر مقتدا اور پیشوا ہو، مثلاً علما، و مشائخ یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلے جائیں، نہ وہاں بیٹھیں اور نہ وہاں کھانا کھائیں اور اگر پہلے ہی سے معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں، تو مقتدی، پیشوا، یعنی عالم یا پیر ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں۔ اگرچہ خاص اس حصّہ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں، بلکہ دوسرے میں ہوں۔

(ہدایہ درمختار) (بہار شریعت حصّہ ۱۶ صفحہ ۳۱۰)

مؤلف: سطور بالا میں دعوتِ ولیمہ میں جانے کے احکام دیئے گئے ہیں، اُن کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱)۔ ولیمہ محض سُنّت کی پیروی میں کیا جائے۔ اپنی ناموری اور شہرت، عزّت اور تفاخر مقصود نہ ہو، یعنی اپنی ہمّت اور طاقت سے زیادہ نہ کرے، قرض ادھار کرکے نہ کرے، زیادہ تکلّفات نہ ہوں، جو کچھ بآسانی کر سکے عزیزوں اور دوستوں کو کھلا دے۔ بس یہی سُنّت ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے، بلکہ قرض ادھار کرکے تکلّفات وغیرہ کرے، ناموری، عزّت و شہرت کے لئے کرے تو اس میں ہر ایک مسلمان کا بالخصوص علماء کا جانا ناجائز ہے۔

(۲)۔ اگر دعوت تو بالکل سادہ اور سنت کے طریقہ پر کی گئی ہے۔ لیکن وہاں پر ریڈیو گرام فون، یا باجہ وغیرہ ہے تو پھر بھی اس دعوت میں شمولیت کرنا ناجائز ہے

(۳)۔ اگر جانے کے بعد ان لغویات کا پتہ چلا تو پھر بھی وہاں بیٹھنا ناجائز ہے۔

(۴)۔ اگر یہ لغویات کھانے کے کمرے میں نہیں ہیں تو اگر طاقت ہو تو ان لغویات سے روک دے۔ ورنہ خیر بادلِ ناخواستہ کھانا کھالے۔

(۵)۔ لیکن علماء اور پیروں کو ہر حالت میں منع کرنا چاہئے، خواہ کھانے کے کمرے میں

یہ لغویات ہوں یا دوسرے کمرے میں۔ اُن کے لئے منع کرنا اور روکنا ضروری ہے۔ اگر یہ لغویات بند کر دی جائیں تو خیر! ورنہ ان کے لئے وہاں بیٹھنا اور کھانا کھانا ناجائز ہے۔

مسلمان بھائیو! جن دعوتوں کا کھانا ناجائز ہے اُن کا کھلانا کس قدر ناجائز ہوگا۔ کیونکہ جو مسلمان ایسی دعوت کھائے گا وہ ناجائز کھائے گا۔ اور یہ گھر والا سب مسلمانوں کو ناجائز چیز کھلائے گا تو یقیناً سب کھانے والوں کے برابر گناہ ہوگا۔

یہ شادی کیا ہوئی، دین و ایمان کی اچھی خاصی بربادی ہوگئی۔ خدا کے لئے ان لغویات سے بچو اور دنیا کی چند روزہ واہ واہ اور عزت کے لئے اپنی عاقبت کو خراب نہ کرو۔ سنت پر عمل کرو۔ سنت کے موافق کرو گے تو انشاء اللہ دنیا میں برکت ہوگی اور آخرت میں بھی عزت و سرخروئی ہوگی۔

اور اے مسلمان بھائیو! اگر آپ کا ایک بھائی یہ ناجائز حرکت کرتا ہے تو آپ اس کی امداد نہ کریں، اس کا ساتھ نہ دیں۔ بلکہ اپنے سچے اور پیارے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔ اور اس کے گھر جاکر ناجائز کھانا نہ کھائیں اور **مولوی صاحبان** سے تو میں کیا گذارش کروں، ان کی ناراضگی سے ڈرتا ہوں، ورنہ یہ حقیقت ہے کہ اگر یہ حضرات ایسے بیاہ شادیوں اور ولیمہ دعوتوں میں شمولیت چھوڑ دیں، اور عام مسلمانوں کو ان مسائل سے آگاہ کر دیں، تو آج بفضل تعالےٰ مسلمانوں میں سے یہ سب خرافات رفع ہو سکتی ہیں۔ یہ سب بُری رسمیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کی غریب قوم روز بروز گرتی جارہی ہے چھوٹ سکتی ہیں۔

میں ایک ناچیز خلائق ہوں۔ مگر شریعت غرّا کے مطابق اپنے بزرگوں کے طریقہ پر عمل کر کے بحمداللہ تعالیٰ ایسی مجالس میں نہیں جاتا اور اپنے احباب کو بھی منع

کرتا ہوں، نتیجہ یہ ہے کہ بحمد اللہ میرے احباب میں سے اکثر نے ان رسوم کو چھوڑ دیا اگر بڑے بڑے مولوی صاحبان اور پیران کرام جو خود کو حضرات بریلویہ کا معتقد و مرید کہتے ہیں مسطورہ بالا ارشادات پر عمل کر کے ایسی مجالس کا مقاطعہ (بائی کاٹ) کر دیں تو مسلمانوں کی کس قدر اصلاح ہو جائے گی۔ اور دین و دنیا میں کتنا بھلا ہو جائے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ آپ کو ان دعوتوں کی بہ نسبت کس قدر زیادہ دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا۔ (اے اللہ ہمیں توفیق عطا فرما۔ آمین)۔

(۲۵) - حلال و حرام لباس حدیث ۵۵: ابو داؤد ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے۔ اور اس کے ٹخنوں کے درمیان میں ہو اس میں بھی حرج نہیں، اور اس سے جو نیچے ہو آگ میں ہے اور اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، جو تہبند از راہ تکبر گھسیٹے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۹)

ایضاً - مسئلہ : مرد کو ایسا پاجامہ پہننا، جس کے پائینچے کے اگلے حصے پشت قدم پر رہتے ہوں، مکروہ ہے

کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتا، جبّہ، پاجامہ یا تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے، یہ کپڑے آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنے تک ہوں، یعنی ٹخنے چھپنے نہ پائیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۵۴)

مؤلف :۔ اس ارشاد میں تہبند اور پاجامہ کے متعلق حکم ہے کہ ایماندار آدمی گھٹنوں سے نیچا اور ٹخنوں (گٹوں) سے اونچا تہبند اور پاجامہ پہنتا ہے۔ اور اونچائی میں زیادہ سے زیادہ حد آدھی پنڈلیوں تک ہے اور نیچائی میں ٹخنوں

سے اوپر۔ اس کے برخلاف حرام ہے ۔

بھائیو! دیکھو! آپ کے بہت بڑے مستند حنفی بزرگ اپنی مستند کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لکھ رہے ہیں، اسلئے اس ارشاد پر عمل کرنے والے کو خدا کے لئے وہابی نہ کہا کرو، افسوس کہ جو مومن سنت پر عمل کرے اور ٹخنوں سے اونچا پاجامہ پہنے آپ لوگ اسے گمراہ (وہابی) سمجھتے ہیں۔

لیکن وہابی کے معنی اپنی طرف سے گمراہی لینا اور بھی گمراہی اور افسوس کی بات ہے کہ وھاب تو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور اس سے بُرے معنی منسوب کرنا یہ کہاں کی دانشمندی ہے۔ یہ کس قدر بڑا گناہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کے ساتھ کس قدر بڑی عداوت ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، اور ہم سب مسلمانوں کو ضد، ہٹ دھرمی اور نفس پرستی سے بچنے کی توفیق عطا کرے

ایضاً۔ مسئلہ :۔ سنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک ہو (یعنی آستین ہاتھوں سے لمبی نہ ہو) چوڑائی ایک بالشت ہو۔

اس زمانہ میں مسلمان پاجامہ کی جگہ نکھیا، نکر پہنتے ہیں۔ اس کے ناجائز ہونے میں کیا کلام ہے کہ گھٹنے کا کھلا ہونا حرام ہے۔ اور بہت لوگوں کے کرتے کی آستینیں کہنی کے اوپر ہوتی ہیں۔ یہ بھی خلاف سنّت ہے اور یہ دونوں کپڑے نصاریٰ کی تقلید میں پہنے جاتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۴۷)

(۲۶) حلال وحرام زیور **مسئلہ**: مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے۔ صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے، جو وزن میں ایک مثقال یعنی ۴½ ماشے سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔ **مسئلہ**: انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے۔ دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا بھی حرام ہے ۔

مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہا، ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صـ۶۲)

(۲۷) داڑھی کے احکام **سوال** :۔ داڑھی منڈانے اور خشخشی کرانے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز فرض، خواہ نماز تراویح پڑھنا چاہیئے، یا نہیں، اور حدیث میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں ہوگا؟

جواب :۔ داڑھی منڈانے والا اور کتروانے والا فاسق طعن (کھلم کھلا بدکار) ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے، فرض یا تراویح یا کسی نماز میں اسے امام بنانا درست نہیں۔ حدیث میں، اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآن مجید میں اس پر لعنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ (احکام شریعت صـ۱۰۳)

ایضاً از اعفاء اللحیہ :۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کا ایک رسالہ ہے "اعفاء اللحیہ" جس کا عنوان ہے داڑھی بڑھانا واجب اور منڈوانا اور کتروانا حرام ہے۔ اور اٹھارہ آیتیں، بہتر حدیثیں اور ساٹھ ارشادات علماء اس کے ثبوت میں موجود ہیں۔

اس رسالہ کے مختلف صفحات پر داڑھی بڑھانے کے متعلق احادیث درج ہیں صفحہ ۲۶ پر ہے (ترجمہ حدیث) مشرکوں کے خلاف کرو، مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں کثیر وافر (بہت زیادہ) رکھو۔

صفحہ ۲۷ پر ہے، (ترجمہ) داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو) یعنی خط بنواتے وقت ادھر ادھر کے بال کٹوا دیا کرو۔ لیکن داڑھی کی لمبائی میں سے بال نہ کٹوایا کرو)، صفحہ ۳۲ پر ہے: (ترجمہ عبارت درمختار) عورت اپنے سر کے بال کاٹے

تو گنہگار ضرور ہو جائے اگرچہ شوہر کی اجازت سے ہو، اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اسی طرح مرد کے لئے داڑھی کاٹنا حرام ہے۔

مؤلف: افسوس کہ آج داڑھی رکھنا وہابیت کی علامت سمجھ لیا گیا ہے۔ اور حنفیت کا دعوٰی کرنے والے عام طور پر لمبی داڑھیوں کا مذاق اڑاتے ہوئے دیکھے گئے، اور سب سے زیادہ قابل صد ہزار افسوس یہ ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش دنیا طلب مولوی بھی اپنے داڑھی منڈے مریدوں کو خوش کرنے کے لئے داڑھیاں بڑھانے کا حکم نہیں دیتے، بلکہ وہ بھی فساق اور جہال کی طرح داڑھیوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور لمبی داڑھی والے کو وہابی اور داڑھی رکھنے کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے دشمن اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو ہدایت دے اور حق گوئی کی توفیق بخشے، دنیاوی اغراض کی وجہ سے دین کو چھپاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے محض لوگوں کو خوش کرنے کی عادت بد سے ہمیں بچائے۔ آمین

(۲۸) سر و گردن کے بال

مسئلہ: گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ اسی طرح پیشانی کا خط بنوانا ناجائز ہے (ملخصا) سر پر گھپا رکھنا (انگریزی بال) نصاریٰ کی تقلید و پیروی ہے اور ناجائز ہے (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۹۹)

(۲۹) ظہر احتیاطی

سوال: جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟

جواب: ہندوستان بفضلہ تعالیٰ دار السلام ہے، یہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہے۔ اس کے بعد نماز ظہر کی حاجت[1] نہیں (احکام شریعت ص ۸۸)

---

[1] کیونکہ نماز جمعہ کے ۲ فرض اور خطبہ جمعہ دونوں ظہر کے چار فرضوں کے قائم مقام ہیں

(۳۰) **نماز کا طریقہ** | **سوال** :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نماز میں تعدیل ارکان نہ کرے، یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، سجدہ کے بعد بیٹھنے نہ پائے کہ دوسرا سجدہ کرے، بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے، کہ اوّل سجدہ سے ایک یا دو بالشت سر اٹھایا بعدہ دوسرا سجدہ کر لیا، تو ایسے شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب :- ایسی نماز قریب نہ ہونے کے ہے اور اس کا پھیرنا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے، اور اس طرح پڑھنا گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا ہے کہ:- (ترجمہ) ہم خوف کرتے ہیں کہ اگر تو اس حال پر مرا، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہ مریگا (احکام شریعت صـ ۹۶)

مولف : عام طور پر جہال کا عقیدہ ہے کہ نماز آہستہ پڑھنا وہابیت کی علامت ہے۔ یہ سراسر غلط ہے، بلکہ جلدی جلدی پڑھنے والے کے لئے سخت وعید ہے۔ اور بالعموم یہ مرض جلدی نماز پڑھنے کا بریلوی میں ہوتا ہے۔ مسطور بالا حکم دیکھیں اور یہ عادت چھوڑ دیں۔

نیز یہ کہ نماز جلدی جلدی پڑھنے والے پر جب اس قدر عذاب وعتاب ہے کہ شاید (معاذ اللہ) وہ دین محمدؐ پر نہ مرے یعنی کافر ہو کر مرے (العیاذ باللہ) تو اس پر کہ جو بالکل ہی نماز نہیں پڑھتا اس کا کیا حال ہوگا۔ (العیاذ باللہ)

(۳۱) **آخری چہار شنبہ** | **سوال** :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس امر میں کہ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی، اس وجہ سے اس روز کھانا اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں۔ یہ جملہ امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت پانے کی وجہ سے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اس کی

اصل، شرع میں ثابت ہے کہ نہیں اور فاعل وعامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدم مرتکب معصیت ہو گا یا قابل ملامت و تادیب، یعنی ان باتوں کا ثبوت شریعت کی کتابوں میں ہے یا نہیں، اگر نہیں ہے تو ان کاموں کا کرنے والا اور آخری چہار شنبہ کو کھانے وغیرہ پکانے والا، خوشی منانے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟

جواب : آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں۔ نہ اس دن صحت یابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت ملتا ہے، بلکہ مرض اقدس جس میں آپ کا وصال ہوا کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے[1]، بہرحال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں

(احکام شریعت ص۱۱)

ایضاً از بہار شریعت۔ مسئلہ : ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے۔ لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں۔ پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا۔ اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت کے ساتھ تھا، وہ باتیں جو لوگوں کی بنائی ہوئی اوپر لکھی گئی ہیں خلاف واقع ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۸۵)

مؤلف :- مسلمان بھائیو! دیکھو وہ آخری چہار شنبہ جو تم بڑی دھوم دھام سے مناتے ہو، اور جس کے نہ منانے والے کو تم "وہابی" کہتے ہو کتنی بے اصل

---

[1] دنیا میں صرف ایک ہی ایسی عظیم شخصیت پیدا ہوئی جس کو تمام عمر (یعنی وصال سے تقریباً پندرہ یوم پہلے تک) کوئی بیماری کوئی مرض یا کوئی تکلیف نہیں ہوئی سوائے حربی زخموں کے اور وہ ذاتِ اقدس سرور انبیاء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ جس کو دنیا میں سب سے اعلیٰ صحت ملی (متفق علیہ)

چیز ہے،، ہم اگر آپ کو منع کرتے ہیں تو آپ نہیں مانتے، اور ہمیں کہہ دیتے ہیں کہ یہ دیوبندی رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ نہیں مانتے ہیں!
اب بتاؤ، کہ یہ بریلوی حضرات کے سب سے بڑے بزرگ اور ان کی مصدقہ کتاب بہار شریعت کے مؤلف اس رسم فضول کو کس قدر بے اصل اور غلط فرما رہے ہیں، اب تو اس کو چھوڑ دو۔
اور یہ بھی دیکھ لو کہ دونوں بزرگوں نے کہا ہے کہ اس روز حضور اقدس۔ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مرض مبارک جس میں آپ کا وصال ہوا زیادہ ہو گیا تھا۔
تو اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے مرض کی زیادتی پر خوش ہونے والا، اور اس غمناک دن کو خوشی کا دن سمجھنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہوگا یا دشمن۔
ہم دیوبندی اس غمناک دن پر خوشی نہیں مناتے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن کہا جاتا ہے۔ اب سوچو کہ حقیقت میں دشمنِ رسولؐ کون ہے؟ (کیا یہ بات حق نہیں ہے کہ اپنی رسول دشمنی پر دہ ڈالنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیلا جاتا ہے یعنی کرے کوئی تو بھرے کوئی والی دنیوی مصداق کے تحت مگر یاد رکھیے قانون الہیٰ "جو کرے وہی بھرے" کی مصداق بھی اپنی جگہ اٹل ہے) (ناشر)
اگر اب تک غفلت سے یہ گناہ کرتے رہے، اور اس دن کو خوشی کا دن سمجھتے رہے تو اب بھی اس گناہ سے توبہ کر سکتے ہو کہ آئندہ یہ دن ہرگز ہرگز نہ منائیں گے۔ اور اسی طرح اپنے تہواروں، اور ختم، فاتحہ، درود کے دنوں کے متعلق بھی تحقیق کر لو۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے دن جن کا منانا آج اصل اسلام سمجھا جا رہا ہے، آپ کے سامنے اسی طرح بے اصل اور بے بنیاد ثابت ہوں گے جس مذکورہ بالا چہار شنبہ (بدھ) کا دن ثابت ہوا ہے۔

مولوی صاحبان! آپ کے "مجدد مایۂ حاضرہ" اور "موید ملتہ طاہرہ" کا ارشاد آپ کے سامنے ہے، یا تو ان حوالوں کو جو میں نے دیئے ہیں غلط ثابت کیجئے اور مجھ سے فی حوالہ انعام لیجئے، اور اگر غلط ثابت نہیں کر سکتے، اور انشاءاللہ تعالیٰ نہیں کر سکیں گے، تو پھر قوم آپ سے پوچھنے کا یہ جائز حق رکھتی ہے کہ آپ نے آج تک اس "بے اصل" اور خلاف اسلام دن کو منانے سے منع کیوں نہیں کیا۔ آپ اس دن میں خوشی خوشی ختم پڑھنے اور حلوے پوریاں اور کھیر وغیرہ کھانے کے لئے کیوں دوڑے پھرتے ہیں۔ منع کیجئے اور اپنی دنیا کے لئے غریب وناواقف مسلمانوں کی دنیا و دین کو خراب نہ کیجئے، ورنہ پھر صاف کہدیجئے کہ ہم اپنے مفاد کے مقابلہ میں شریعت کا کوئی حکم بلکہ اپنے "مجدد مایۂ حاضرہ" کا بھی کوئی حکم سننے اور ماننے کے لئے تیار نہیں۔

(۳۲) **مبارک و منحوس دن** مسئلہ: ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں۔ اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔ لڑکے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت منحوس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں۔ یہ سب جہالت ہے۔

حدیث میں فرمایا کہ صفر کوئی چیز نہیں، یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے، اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بہت سے لوگ برا جانتے ہیں، کہ اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔ اور ہر ماہ میں ۳ - ۱۳ - ۲۳ - ۸ - ۱۸ - ۲۸ تاریخوں کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لغو ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۲۵۷، صفحہ ۲۵۸)

مسئلہ: رجب کی ۲۶، ۲۷ تاریخ کو روزے رکھے گئے ہیں۔ پہلے کو ہزاری اور دوسرے کو لکھی کہتے ہیں۔ یعنی پہلے میں ہزار روزہ کا ثواب اور دوسرے میں ایک لاکھ

کا ثواب بتاتے ہیں، اور ان روزوں کے رکھنے میں (اس اعتقاد کے بغیر) مضائقہ نہیں مگر یہ جو ثواب کے متعلق مشہور ہے اس کا ثبوت نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۶ - صہ ۲۴۷)

(۴۳) **پیر سے فقیر سے پردہ** سوال: پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟
جواب: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ پیر محرم (شرعی رشتہ دار) نہ ہو۔ (احکام شریعت صہ ۱۰۹)

مولف: انگریزی تعلیم اور مغرب کے تباہ کن اثرات نے عوام کے اخلاق کو اس قدر تباہ کر دیا ہے کہ آج گناہ کو گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا، پردہ جو عورتوں کے لئے اسلام کا رکن رکین ہے، جس کی شریعت نے از حد تاکید کی ہے، اب بالکل اٹھتا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ پردہ اس قدر ضروری ہے، اور اس کی شریعت میں اس قدر تاکید ہے کہ پیر سے بھی پردہ توڑنے، اور اس کے سامنے آنے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ پیر مرید کے لئے سب سے بڑا بزرگ، مقدس اور پارسا، ہوتا ہے۔ تو خیال کیا جائے کہ جب اس مقدس ترین ہستی سے بھی پردہ کرنے کا حکم ہے تو اور لوگوں سے کس درجہ سختی سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہوگا۔

(۴۴) **غیر اللہ کی قسم** سوال: کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا جائز ہے؟

جواب: نہیں۔

(۴۵) **تاش شطرنج وغیرہ** سوال: تاش شطرنج کھیلنا جائز ہے۔ یا نہیں؟

جواب: دونوں ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ وحرام ہے کہ اس میں (تاش کے پتوں پر) تصاویر بھی ہیں۔ (احکام شریعت صہ ۱۲۹)

ایضاً از بہار شریعت۔ حدیث ۲: امام احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نردشیر (چوسر شطرنج وغیرہ) کھیلا اس نے گویا سوٗر کے گوشت و خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔

دوسری روایت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

اور ابن شہاب نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطاوار۔

نمازیوں کے لئے تنبیہ: حدیث: امام احمد نے ابو عبدالرحمٰن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (شطرنج، چوسر، تاش) وغیرہ کھیلتا ہے، پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح جو پیپ اور سوٗر کے خون سے وضو کرکے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۱۲۸)

(۳۶) چند توہمات و خرافات سوال: بعض لوگ کہتے ہیں، کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید مرد رہتے ہیں، اور طاق کے پاس جاکر ہر ایک کو فاتحہ شیرینی چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں اور منتیں مانگتے ہیں، ایسا دستور اس شہر میں بہت جگہ واقع ہے۔ کیا شہید مرد ان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر؟

جواب: یہ سب واہیات و خرافات اور جاہلانہ حماقت و بطالت یعنی (غلط اور جھوٹے باتیں) ہیں، ان کا ازالہ لازم ہے (یعنی یہ سب باتیں جاہلانہ

بے وقوفیاں، غلط اور واہیات ہیں اور ان کا دور کرنا ضروری ہے۔

(۳۷) **بچوں کے نام** حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارے نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۰۹)

حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا فرمایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو سب سے بہتر ہے کہ عبداللہ و عبدالرحمٰن رکھے، وہ نام نہ رکھے جائیں جو زمانہ جاہلیت میں رکھے جاتے تھے۔ کہ کسی کا نام عبدالشمس اور کسی کا عبدالدر ہوتا تھا۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۱۱)

مسئلہ:۔ ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ احادیث میں، نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو، اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۱۲)

مؤلف: نام رکھنے کے سلسلہ میں عوام بہت غلطی کرتے ہیں۔ بعض صاحبان بچوں کے نام ایسے رکھتے ہیں کہ جو بالکل مشرکانہ ہوتے ہیں، اور بعض ایسے جن کے معنی غلط اور برے ہیں اور بعض بے معنی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اپنے نام اچھے رکھو، کیونکہ قیامت میں تم اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ اس لئے نام رکھتے وقت بہت غور و خوض اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر خود تجویز نہ کر سکیں تو کسی عالم سے دریافت کر لیا کریں۔ (مقصد یہ ہے کہ نام رکھنے میں کسی قسم کا شرک نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذات کی اہانت نہ ہو)۔

(۳۸) **مُردے کا سنگھار** | مسئلہ: میّت کی داڑھی، یا سر اور بالوں میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا، یا کسی جگہ کے بال مونڈنا، یا کترنا یا اکھاڑنا ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر بھی ہو، اسی حالت پر دفن کر دیں۔
(بہار شریعت حصہ ۴ صـ ۳۶)

(۳۹) **عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا** | مسئلہ: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے، اور نوحہ کرنے والی ساتھ ہیں تو اسے سختی سے منع کیا جائے۔
(بہار شریعت حصہ چہارم صـ ۱۴۲)

(۴۰) **بدعت اور بدعتیوں کا انجام** | بریلوی حضرات کے "اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ" نے بدعت اور بدعتی کے متعلق حسب ذیل ارشادات فرمائے ہیں:-
(الف) ظاہر ہے کہ جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین و احکام فقہ کے خلاف نکلی ہو وہ نئی بات (بدعت) ہے اس سے بچنا چاہیئے۔
(ب) ظاہر ہے کہ حکم حدیث و فقہ کے خلاف رواج پر اڑے رہنا مسلمانوں کو ہرگز نہیں چاہیئے۔
(احکام شریعت صـ ۱۳۴)

مؤلف: دیکھنا چاہیئے کہ آج مسلمانوں میں کس قدر لاتعداد اور بے حد و شمار رسمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین "اور فقہ کے خلاف جاری ہیں، اگر مسلمان دیانتداری اور نیک نیتی سے غور کریں تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آج ہماری خوشی، غمی، ختم و فاتحہ، و درود، عید، و بقرہ عید، شب برات اور محرم وغیرہ کی کوئی رسم ایسی نہیں جو بدعت نہ ہو۔ اگر خالص بدعت نہ ہوگی تو بدعت آمیز ضرور ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بچائے اور سنّت کا پابند بنائے۔ بدعت حد سے زیادہ مردود شئی ہے جس سے بہر صورت بچنا چاہیئے۔

دیکھئے! یہی "اعلیٰ حضرت" بدعتی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ "اب ان کا معلوم کرنا رہا کہ بد مذہب کتا ہے کہ نہیں۔ ہاں ضرور ہے، بلکہ کتے سے بھی بد تر اور ناپاک تر۔ کتا فاسق نہیں۔ اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے۔ کتے پر عذاب نہیں! اور یہ شدید عذاب کا مستحق ہے۔

میری بات نہ مانو! سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو ضرور مانو گے "ابو حاتم خزاعی اپنی جزو حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ (فتوی افریقہ ص ۱۶۴ مولفہ اعلیٰحضرت)

مؤلف: اس حدیث شریف کا ترجمہ بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں۔

فقہا کی زبان سے بدعت کی حقیقت شرح نقایہ باب من یجوز بہ الاقتداء و من لا یجوز بہ میں فرماتے ہیں کہ جو بات یا عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف کسی شبہہ یا ظاہری خوبی کی وجہ سے دین کا ایک حصہ بنا لی گئی ہو اور اس کا ثواب حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ لیا گیا ہو، یعنی ان باتوں کو دین میں داخل کرنا جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نہ فرمایا ہو وہ بدعت ہے [۱] (كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (تمام بدعات گمراہیاں اور تمام گمراہیاں جہنم میں ہیں)

بدعتی کی برائی احادیث مقدسہ میں بدعتی کی بہت مذمت اور برائی فرمائی گئی ہے، بدعتی کو مردود فرمایا گیا ہے۔ جمع الفوائد میں بروایت ترمذی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشا منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول فرماتا ہے نہ نماز، نہ صدقہ نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ کسی قسم کی اور کوئی عبادت اور نہ فدیہ۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بدعت سے بچنے اور سنت پر چلنے کی توفیق دے آمین

---

[۱] کھوٹے سکوں کو کھرے سکوں میں ملا کر چلا دینے کا نام بدعت ہے (علامہ ایوب دہلوی م)

ایک مختصر و دلچسپ جائزہ!

(بحوالہ افادات مولانا رئیس عثمانی صاحب ناظم مکتبہ عثمانیہ، محمود آباد۔ کراچی)

❖ ❖ ❖

وہ لوگ جو خود کو بریلوی مکتبۂ فکر کے بانی اعلیٰ حضرت علامہ احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کے مقلدین و پیروکار کہہ کر فخر محسوس کرتے ہیں، حقیقت میں تیجہ، جہلم، عرس، قوالی، قبروں پر پھول و چراغاں، آخری چہار شنبہ، پیدائش و اموات و شادی بیاہ، سجدۂ قبور جیسی خلاف شرع عملی رسومات، اور "بشر و نور" و علم غیب و مختار کل جیسے نظریاتی ایمانیات جاری کر کے نہ صرف خود اعلیٰ حضرتؒ کی شریعت کا مزاق اڑا رہے ہیں بلکہ ان خرافات پر عمل کر کے، خود اعلیٰ حضرت جیسی عظیم علمی شخصیت کا منہ چڑا کر ان کی روح مقدسہ پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرا رہے ہیں۔

ایک مرتبہ پھر اعلیٰ حضرت موصوفؒ ہی کے آئینۂ شریعت میں اپنے موجودہ اعمال کا جائزہ لے کر عبرت حاصل کریں اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہوئے ان رسومات اور خلاف شرع باتوں کو ترک کر کے دنیا و آخرت کی سرخ روئی حاصل کریں۔

نظریاتی ایمانیات

(۱) بریلویت کی مشہور کتاب "العقائد" (ص ۳/۱۲) میں علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی لکھتے ہیں: "وہ اللہ تعالیٰ: سب کا مالک ہے جو چاہے کرے، اس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے اس کے چھوڑے بنا چھوٹ نہیں سکتا"۔ اس لئے جناب من آپ کا یہ پرانا وظیفہ غلط ہو گیا۔

؎ "خدا جس کو پکڑے چھڑا لے محمدؐ ❖ محمدؐ کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکتا"

(۲) ۔ اسی کتاب کے صفحہ پر فرمایا: " طاعتِ سجدہ اس کا حق ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے سوا کسی اور کو خدا یا مستحق عبادت سمجھنا شرک ہے۔ اور ضروریات دین یعنی وہ امور جن کا دینِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہونا بہ یقین معلوم ہے اُن میں سے کسی کا انکار کرنا کفر ہے"۔ علامہ احمد رضا خان ؒ نے اپنی کتاب " الدولتہ المکیہ (ص۲۵) میں فرمایا:۔
"ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علمِ شریف تمام معلومات الٰہیہ کو محیط ہے۔ کیونکہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے" (صفحہ ۴۸) فرمایا: ہم عطاء الٰہی سے بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع (یعنی علم غیب کلی حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں ملا۔
(۳) (الف) (بہار شریعت ص۱) انبیاء علیہم السلام تمام بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت"۔
(ب) (کتاب العقائد ص۶) انبیاء علیہم السلام وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔
(ج) (کتاب جاء الحق ص۱۶۲) محمد بشر لا کالبشر + یاقوت حجر لا کالحجر
(ترجمہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بشر ہیں مگر عام بشر نہیں۔ یاقوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں۔
(۴)۔ علامہ محمد حسن صاحب مجددی (کتاب العقائد الصحیحہ) فرماتے ہیں:۔
"مجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بشریت کی نفی کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ بشریت ہی آپؐ کی رسالت کی تصدیق اور آپؐ کے معجزات اور خرقِ عادات کی تصدیق کا سبب ہے۔ کیونکہ انسان سے جب معجزات صادر ہوں، یا خرق عادات تو یہی تصدیق رسالت کا سبب بنتی ہے۔ ورنہ اگر یہ سب کچھ فرشتوں سے صادر ہو یا جن یا شیطان سے تو کچھ تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ خرق عادات فرشتوں اور شیاطین سے ایک مسلّمہ اور عادی امر ہے۔ بلکہ معجزہ اور خرق عادات کا تعلق ہی انسان سے ہے"۔

≡(موجودہ عملی رسومات)≡

نمبر شمار	وہ اعمال جن کے بارے فرمایا	کس نے فرمایا	کس کتاب میں	بحوالہ نمبر
۱	عرس کے مواقع پر کبڈی کھیل کود ناچ گانے اور تماشے وغیرہ حرام و ناجائز!	علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	بہار شریعت و جمل النور و فتویٰ افریقہ	ص۷۹ ص۲۶/۱۹
۲	عورتوں کا ایسے عرسوں میں جانا حرام و ناجائز	مفتی احمد یار خان گجراتی	جاء الحق	ص۲۸۸
۳	مزامیر باجوں کے ساتھ قوالی سننا جہنم ہے مزامیر اُسنتا اور کہتا ہے میرے لئے حلال ہے اس لئے کہ میں ایسے درجہ پر پہنچ گیا ہوں کہ جہاں احوال کا اختلاف مجھ پر بے اثر۔ فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور ہے! مگر کہاں تک؟ جہنم تک	علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	فتویٰ افریقہ	ص۱۳۸
۴	اگر کسی جگہ تمام شرائط کے ساتھ قوالی ہو اور جس کے سننے والے بھی اہل ہوں تو اس کو حرام نہیں کہہ سکتے (لیکن اس کا وجود آج کہیں نہیں) البتہ وہ قوالی جو آجکل مروج ہے جس میں گندے مشرکانہ اور خلاف شرع اشعار ساز باجوں کے ساتھ گائے جاتے ہوں یہ واقعی حرام ہے	مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی۔	جاء الحق	ص۲۸۸
۵	سجدۂ تعظیمی جس کا ماخذ فرشتوں کا آدمؑ کو سجدہ کرنا تھا وہ بحکم خدا ملائکہ نے کیا تھا جو پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں کبھی خدا کے سوا غیر اللہ کے لئے جائز نہیں ہوا۔	علامہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بریلوی۔	کتاب العقائد	ص۱۰

نمبر شمار	وہ اعمال جن کے بارے میں فرمایا :	کس نے فرمایا	کس کتاب میں	بحوالہ صفحہ
۶	پیر کو سجدہ کرنے اور کرنے والا اگر دونوں جائز سمجھیں تو کافر ہیں نیز پیر کو یا کسی کو جھک کر سلام کرنا یا ملنا بھی ناجائز ہے۔	علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	زبدۃ الذکیہ فی تحریم السجود التحیہ	ص ۵۵ و ص ۵۶
	(یہاں پر حضرت ابو امامہؓ کی روایت کا حوالہ بے جا و بے سود نہ ہوگا۔ فرمایا: ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصائے مبارک کے سہارے باہر تشریف لائے ہم لوگ از راہ تعظیم کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس طرح تعظیم کرنا عجمیوں کا طریقہ ہے۔ تم لوگ مجھے دیکھکر کھڑے نہ ہو میں تو اپنے رب کا ایک بندہ ہوں۔ اسی طرح کھاتا ہوں جیسے ایک بندہ کھاتا ہے اسی طرح بیٹھتا ہوں جسطرح ایک بندہ بیٹھتا ہے)	ابو امامہ رضؓ الشفاء عیاض	مالکی	
۷	مزارات کو بوسہ دینا چاٹنا طواف کرنا حرام خلاف ادب ہے۔	علامہ احمد رضا صاحب بریلوی رح	زبدۃ الذکیہ۔۔	ص ۶۵
۸	پختہ قبر بنانا ناجائز ہے	ایضاً	〃	ص ۶۳
۹	بلند قبر بنانا منع ہے	〃	شفاء الوالہ	ص ۱۰
۱۰	پیروں یا براق یا دلدل کی تصاویر گھر میں رکھنا حرام و ناجائز ہے۔	〃	〃	ص ۳
۱۱	جس شادی میں باجے گاجے ناچ وگانا ہو اس میں جانا ناجائز و منع ہے	ایضاً	جاء الحق	ص ۲۹۱
۱۲	شادی میں آتش بازی و رسومات وغیرہ ناجائز ہیں	〃	ہادی الناس	ص ۹

نمبر شمار	وہ اعمال جن کے بارے میں فرمایا	کس نے فرمایا	کس کتاب میں	بحوالہ صفحہ
۱۳	پیر کے نام کی چوٹی رکھنا ناجائز ہے۔	علامہ اعلیٰ حضرت	فتاویٰ افریقہ	ص ۴۸
۱۴	مُردہ کی دعوت حرام ہے۔	احمد رضا صاحب	رسالہ جلی الصوت	ص ۲
	(یہ ناپاک رسم کتنے قبیح و شدید گناہ کا سبب ہے)	بریلوی۔	ایضاً	ص ۳
۱۵	میت کے گھر پہلے یا تیسرے روز طعام پکایا جانا ناجائز ہے۔	-		
۱۶	جس میت پر عورتیں روئیں پیٹیں اس کے گھر کھانا بھیجنا ناجائز ہے کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہے	ایضاً	ایضاً	ص ۵
۱۷	میت کے گھر صرف ایک دن کھانا بھیجنا جائز ہے اور یہ عزیزوں یا ہمسایوں کی طرف سے ہے	//	//	ص ۶
۱۸	ختم فاتحہ کے وقت آگے طعام رکھنا ناجائز و بے کار کام ہے۔	//	الحجۃ الفاتحہ	ص ۱۶
۱۹	بغیر طعام کے ثواب نہ پہنچنے کا گمان غلط ہے	//	بہار شریعت	جلد ۱۶ ص ۱۹۸
۲۰	داڑھی چور و داڑھی خور کی مذمت پر ۳۰ تنبیہات۔ اللہ رسول کے نافرمان۔ یہود و نصاریٰ کی نقل۔ سخت احمق۔ مجوس کے پیرو۔ واجب التعزیر۔ مغضوب۔ ملعون۔ مُبدلین فطرت قابل شہر بدر۔ مستحق بربادی۔ بے نصیب آخرت	// //	لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی	ص ۴۳
۲۱	شرعی حد سے چھوٹی داڑھی والے حافظ یا مولوی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ بعض نے ناجائز فرمایا ہے۔ بعض نا ستق معلن کہا ہے	علامہ احمد سعید صاحب کاظمی مدرسہ انوار العلوم میں ملتان کا فتویٰ	ملتان کا فتویٰ	حوالہ نہیں لکھا

نمبر شمار	وہ اعمال جن کے بارے میں فرمایا	کس نے فرمایا	کس کتاب میں	بحوالہ صفحہ
۲۲	مرد کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ناجائز ہے۔	علامہ اعلیٰ حضرت رضا احمد خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	بہار شریعت	ص۲۴
۲۳	انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کو علیہ السلام لکھنا منع ہے	ایضاً	ایضاً	ص۹۳ ج ۶
۲۴	ختم قرآن پر اُجرت لینا ناجائز ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اُجرت لینا ریا کی طرح ہے۔ ثواب ضائع کرنے اور اخلاص کھونے کے برابر ہے۔ اگر پیسوں کی بجائے مٹھائی لینے کی نیت ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اُجرت ہے۔ یہ فعل اخلاص سے کورا ہوگا۔	؍؍	؍؍	ص۲۱ ج ۱۶
۲۵	مردے کے ساتھ قبر میں شہادت نامہ رکھنے کا کوئی شرعی جواز نہیں، بلکہ یہ فعل خود قرآن کے منشاء کے منافی ہے			

(۱) رہنمائے توحید المعروف توحیدی پاکٹ بک۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو بہت سے رسمی امور معلوم ہوں گے جو شرعاً ناجائز ہیں۔ اور بہت سی بدعتوں اور برائیوں کی نشاندھی ہوگی جو شرعاً ناجائز ہیں۔ ضروری ہے کہ ہر توحید پرست اس کو غور و تدبر سے پڑھے اور پکا موحد بن جائے۔ قیمت -/۲۵ روپے

(۲)۔ اکابر قوم: یعنی مسلمانوں کے عالموں، امیروں اور فقیروں کے پوست کندہ حالات ۔ از مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ قیمت 6/50 روپے

(۳)۔ رجب کے کونڈوں کی حقیقت۔ از مولانا محمود الحسن " زیر طبع

جلد طلب فرمائیں۔

(۴) تحقیقِ مذاہب بریلوی اور دیوبندیوں کے نزاع کی بنیاد زیادہ تر حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمتہ علیہ کی کچھ عبارتیں ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف ان اعتراضات کی تردید کرتی ہے، بلکہ اجتماعی حیثیت سے دیوبندی اور بریلوی نزاع کی حقیقت کھول دیتی ہے، بریلوی "اعلیٰ حضرت کا وہ مشہور و اہم وصیت نامہ ہے جو اُن کی پوری زندگی کا آئینہ دار ہے۔ اور طرح کی بہت سی چیزیں جو بریلویوں کے ایمان و اسلام، حُبّ انبیاء اور قدر و منزلت شریعت پاک کی حقیقت واضح کردیتی ہیں مستند حوالوں اور یقینی دلائل کے ساتھ آپ کو تحقیق مذاہب میں ملیں گی۔ "الجمیعتہ" کے تبصرہ نگار نے واقعی صحیح لکھا ہے کہ "بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصلاح و تردید کے لئے ایک یہی کتاب کافی ہے۔

مجلد، بہترین کتابت طباعت، صفحات ۱۶۸ - قیمت مجلد زیر طبع

(۵) عقائد نجدیہ وہابیہ اور علماء کرام دیوبند

بریلوی دیوبندیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اور یہ الزام انتہائی شدید ہو چکا ہے، حالانکہ اس کی حقیقت اس کتاب سے خوب واضح ہو جاتی ہے، کہ وہابی وہ لوگ خود ہیں جو دوسروں کو وہابی کہتے ہیں۔ بریلوی اور دیوبندی دونوں کے عقائد و اعمال کا مقابلہ اور تفصیلی نشانات۔ قیمت ... زیر طبع ...

(۶) - مبارک بچے : حضرت ابراہیم ؑ، حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضؓ، حضرت امام حسنؓ حسینؓ، حضرت زیدؓ، حضرت عبدالقادر جیلانیؒ اور دوسرے بائیس حضرات کے بچپن کے انتہائی سبق آموز، دلگیر و دل پذیر حالات دلچسپ طرز میں لکھے گئے ہیں۔ مدرسوں میں داخل نصاب ہے۔ یہ رسالہ بچوں اور بچیوں کے لئے بہت پسند کیا گیا ہے۔ قیمت ... زیر طبع نواں ایڈیشن

(۷) اسلامی عقیدے : عقائد پر ایمان کا دار و مدار ہے۔ بچپن سے جیسے بھی عقائد قلب کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو جائیں گے، انہیں کے مطابق تمام زندگی گزرے گی۔ اس رسالہ میں اہل سنت والجماعت کے تمام عقائد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ پیدائش سے لے کر حشر و نشر تک اور امام، مجتہد، قرآن و حدیث کا فرق، صحاح ستہ، مذاہب اربعہ، غرض کہ کوئی ضرورت ایسی نہیں جو اس کتاب سے پوری نہ ہوتی ہو۔ مدرسوں میں داخل نصاب ہے۔ قیمت......

(۸) - چیستان مرزا : مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مختلف تقریروں میں اپنی تعریف کہیں عیسٰی سے کرائی ہے، کہیں خود کو مریم بتایا ہے، کہیں حجر اسود کہا اور کہیں کرشن کہدیا اور کہیں نبی اور خدا کہدیا۔ مرزا کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے یہ کتاب ضرور پڑھئے۔ قادیانی طبقہ کو خاموش کرنے کے لئے اس سے اچھی معلوماتی کتاب نہ مل سکے گی۔ قیمت

(۹) فتاویٰ اعلیٰ حضرت بریلویوں کے پیشوا احمد رضا بریلوی نے ختم، فاتحہ، عرس، قوالی، محرم وغیرہ کی رسموں کے متعلق کیا کہا ہے؟ کیا اجازت دی ہے یا منع کیا ہے؟ یہ کتاب فیصلہ کرتی ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی عقائد والے تھے یا دیوبندی...... قیمت = 3/50 روپے

(۱۰) کفر و ایمان کی کسوٹی ہم علمائے دیوبند کی تعریف کریں تو کیا بڑی بات ہے۔ لیکن حق کی گواہی تو یہ ہے کہ دشمن بھی تعریف کرے۔ اس کتاب میں علمائے بریلوی کی زبان سے علمائے دیوبند کے تقویٰ وطہارت کی تعریف کی گئی ہے اور ان کا ولی اللہ ہونا ثابت کیا گیا۔ اس کے بعد اب کسی بریلوی اور بدعتی شخص کے لئے جائز نہیں رہتا کہ وہ علمائے دیوبند کی شان میں گستاخی کرے ورنہ ایسا کرنا اپنے ہی بریلوی محترم علماء کو گالیاں دینے کے مترادف ہوگا۔

دوسرا ایڈیشن۔ قیمت

(۱۱) اشرف الواعظین صوفی کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہنوں میں پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس ایک گندہ رو شخص ابھر آتا ہے۔ آج کا صوفی ہو سکتا ہے کہ وہ شراب ونشہ کا استعمال کرتا ہو اور بعض خلاف شریعت کام کرنے پر بھی وہ صوفی ہی رہتا ہو۔ لیکن اگر آپ محمدی صوفی، اسلامی صوفی، شرعی صوفی اور اللہ والا صوفی دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب پڑھیئے۔

صوفیائے کرام کے مقدس وایمان افروز ایسے حالات جن کے مطالعہ سے ذہن میں نہ صرف کھرے کھوٹے کی تمیز پیدا ہو جاتی ہے بلکہ صوفیائے کرام پر کئے ہوئے تمام اعتراضات کا مکمل جواب مل جاتا ہے۔ اس قسم کی کتابوں کو ہمارے مکتبہ سے خرید فرما کر روزانہ تھوڑے سے وقت کے لئے مطالعہ کیجئے نہ صرف اپنی معلومات کو بڑھایئے بلکہ روشن ایمانی حاصل کیجئے۔

(تمام کتب ارزاں قیمتوں پر حاصل کیجئے)

ضروری اطلاع

-: کتابت :-

رئیس عثمانی - ۴-۳ بی مکتبہ عثمانیہ محمود آباد نمبرا

- کراچی ۴۴ -

اگست سنہ ۱۹۸۴ء

مولانا اعجاز احمد خان سنگھانوی ایم اے عربی اسلامیات، تاریخ اسلام، فاضل علوم الاسلامیہ کی مایہ ناز تصانیف جو عنقریب

جلوہ گر ہو رہی ہیں

۱) تذکرہ علماء حق جلد اوّل
۲ شاہ جیؒ کے علمی و تقریری جواہر پارے چوتھا ایڈیشن زیر طبع
۳ ارشادات حضرت جیؒ
۴ علمی لطائف
۵ زعماء احرار اور تحریک ختم نبوت
۶ علامہ انور شاہ کاشمیری اور انکی شاعری
۷ حکایات و عملیات مدنیؒ
۸ افادات شیخ الاسلام مدنیؒ
۹ عملیات و تعویذات
شاہ ولی اللہ اور علماء دیوبند کے محبوب عملیات
۱۰ سفر آخرت

ملنے کا پتہ
پاک اکیڈمی بک سیلرز اینڈ پبلشرز
دوکان نمبر ۲۳ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی